خلاصہ قرآن پاک

مکمل تیس پارے

اس مقالے میں بہت اختصار سے قرآن پاک کے ہر سپارے کا خلاصہ مرتب کیا گیا ہے

رمضان المبارک کی پر رحمت راتوں میں نماز تراویح کے بعد اس کو بیان کرے۔

یونیورسٹی، سکول وکالج، مدارس کے طالب علموں اور عوام الناس کے لئے ایک نایاب تحفہ

مرتب: قاری احمد فاروق ساجد آف اوکاڑہ

فاضل یونیورسٹی علوم اسلامیہ ستیانہ بنگلہ فیصل آباد

وہ زمانے میں معزز تھے حامل قرآن ہو کر

تم خوار ہوئے تارک قرآن ہو کر

اقبالؒ

پہلا پارہ اس پارے میں پانچ باتیں ہیں:

1 اقسام انسان .2. اعجاز قرآن۔3. قصہ تخلیقِ حضرت آدم علیہ السلام۔

4. احوال بنی اسرائیل۔5. قصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام

1۔**اقسام انسان تین ہیں:** مومنین، منافقین اور کافرین۔

مومنین کی پانچ صفات مذکور ہیں:

ا۔ایمان بالغیب ۲۔اقامت صلوۃ ۳۔انفاق ۴۔ایمان بالکتب ۵۔یقین بالآخرۃ

منافقین کی کئی خصلتیں مذکور ہیں:

جھوٹ، دھوکا، عدم شعور، قلبی بیماریاں، سفاہت، احکام الٰہی کا استہزائ، فتنہ وفساد، جہالت، ضلالت، تذبذب۔اور کفار کے بارے میں بتایا کہ ان کے دلوں اور کانوں پر مہر اور آنکھوں پر پردہ ہے۔

2۔اعجاز قرآن:

جن سورتوں میں قرآن کی عظمت بیان ہوئی ان کے شروع میں حروف مقطعات ہیں یہ بتانے کے لیے کہ انھی حروف سے تمھارا کلام بھی بنتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا بھی، مگر تم لوگ اللہ تعالیٰ کے کلام جیسا کلام بنانے سے عاجز ہو۔

3۔قصہ حضرت آدم علیہ السلام:

اللہ تعالیٰ کا آدم علیہ السلام کو خلیفہ بنانا، فرشتوں کا انسان کو فسادی کہنا، اللہ تعالیٰ کا آدم علیہ السلام کو علم دینا، فرشتوں کا اقرارِ عدم علم کرنا، فرشتوں سے آدم علیہ السلام کو سجدہ کروانا، شیطان کا انکار کرنا پھر مردود ہو جانا، جنت میں آدم وحواء علیہما السلام کو شیطان کا بہکانا اور پھر انسان کو خلافتِ ارض عطا ہونا۔

4۔احوال بنی اسرائیل : ان کا کفران نعمت اور اللہ تعالیٰ کا ان پر لعنت نازل کرنا۔

5۔**قصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام:** حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے بیٹے کے ساتھ مل کر خانہ کعبہ کی تعمیر کرنا اور پھر اللہ تعالیٰ سے اسے قبول کروانا اور پھر توبہ واستغفار کرنا۔

دوسرا پارہ۔ اس پارے میں چار باتیں ہیں:

1۔ تحویل قبلہ 2۔ آیت بر اور ابوابِ بر 3۔ قصہ ٔ طاعون 4۔ قصہ ٔ طالوت

1۔ **تحویل قبلہ**: ہجرت مدینہ کے بعد سولہ یا سترہ ماہ تک بیت المقدس قبلہ رہا، آپ ﷺ کی چاہت تھی کہ خانہ کعبہ قبلہ ہو، اللہ تعالیٰ نے آرزو پوری کی اور قبلہ تبدیل ہو گیا۔

2۔ **آیتِ بر اور ابوابِ بر** : لَّيْسَ الْبِرَّ أَن تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ۔۔۔۔(البقرۃ:۱۷۷) یہ آیتِ بر کہلاتی ہے، اس میں تمام احکامات عقائد، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاق اجمالی طور پر مذکور ہیں،

آگے ابواب البر میں تفصیلی طور پر ہیں:

۱۔ صفامروہ کی سعی. ۲۔ مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور جو غیر اللہ تعالیٰ کے نامز د ہو ان کی حرمت

۳۔ قصاص. ۴۔ وصیت. ۵۔ روزے. ٦۔ اعتکاف. ۷۔ حرام کمائی. ۸۔ قمری تاریخ. ۹۔ جہاد. ۱۰۔ حج.

۱۱۔ انفاق فی سبیل اللہ تعالیٰ. ۱۲۔ ہجرت. ۱۳۔ شراب اور جوا. ۱۴۔ مشرکین سے نکاح حرام.

۱۵۔ حیض میں جماع حرام . ۱٦ ۔ ایلاء . ۱۷۔ طلاق. ۱۸۔ عدت. ۱۹۔ رضاعت.

۲۰۔ مہر. ۲۱۔ حلالہ. ۲۲۔ معتدہ سے پیغامِ نکاح,

قصہ ٔ طاعون: کچھ لوگوں پر طاعون کی بیماری آئی، وہ موت کے خوف سے دوسرے شہر چلے گئے، اللہ تعالیٰ نے (دو فرشتوں کو بھیج کر) انھیں موت دی (تاکہ انسانوں کو پتا چل جائے کہ کوئی موت سے بھاگ نہیں سکتا) کچھ عرصے بعد اللہ نے (ایک نبی کے دعا مانگنے پر) انھیں دوبارہ زندگی دے دی۔

4۔ **قصہ ٔ طالوت** : طالوت کے لشکر نے جالوت کے لشکر کو باوجود کم ہونے کے اللہ تعالیٰ کے حکم سے شکست دے دی۔

تیسرا پارہ۔ اس پارے میں دو حصے ہیں،

1۔بقیہ سورۂ بقرہ۔ ;2ابتدائے سورۂ آل عمران پہلا حصہ)

سورۂ بقرہ کے بقیہ حصے میں تین باتیں ہیں: 1۔دو بڑی آیتیں ۲۔دو نبیوں کا ذکر ۳۔صدقہ اور سود

1۔دو بڑی آیتیں : ایک ''آیت الکرسی'' ہے جو فضیلت میں سب سے بڑی ہے، اس میں سترہ مرتبہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔دوسری ''آیتِ مداینہ'' جو مقدار میں سب سے بڑی ہے اس میں تجارت اور قرض مذکور ہے۔

2۔دو نبیوں کا ذکر : ایک حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نمرود سے مباحثہ اور احیائے موتیٰ کے مشاہدے کی دعاء۔
دوسرے عزیر علیہ السلام جنھیں اللہ تعالیٰ نے سو سال تک موت دے کر پھر زندہ کیا۔

3۔صدقہ اور سود: بظاہر صدقے سے مال کم ہوتا ہے اور سود سے بڑھتا ہے، مگر درحقیقت صدقے سے بڑھتا ہے اور سود سے گھٹتا ہے۔

(دوسرا حصہ)سورۂ آل عمران کا جو ابتدائی حصہ اس پارے میں ہے اس میں چار باتیں ہیں:

1۔سورۂ بقرہ سے مناسبت۔ 2۔اللہ تعالیٰ کی قدرت کے چار قصے۔3۔اہل کتاب سے مناظرہ، مباہلہ اور مفاہمہ 4۔انبیائے سابقین سے عہد

1۔سورۂ بقرہ سے مناسبت ؛ مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں قرآن کی حقانیت اور اہل کتاب سے خطاب ہے۔
1سورۂ بقرہ میں اکثر خطاب یہود سے ہے جبکہ آل عمران میں اکثر روئے سخن نصاریٰ کی طرف ہے۔

2۔اللہ تعالیٰ کی قدرت کے چار قصے: پہلا قصہ جنگ بدر کا ہے، تین سو تیرہ نے ایک ہزار کو شکست دے دی۔
دوسرا قصہ حضرت مریم علیہ السلام کے پاس بے موسم پھل کے پائے جانے کا ہے۔**تیسرا قصہ** حضرت زکریا علیہ السلام کو بڑھاپے میں اولاد عطا ہونے کا ہے۔**چوتھا قصہ** حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونے، بچپن میں بولنے اور زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کا ہے۔

3۔مناظرہ، مباہلہ اور مفاہمہ: اہل کتاب سے مناظرہ ہوا، پھر مباہلہ ہوا کہ تم اپنے اہل و عیال کو لاؤ، میں اپنے اہل و عیال کو لاتا ہوں، پھر مل کر خشوع و خضوع سے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے اس پر خدا کہ لعنت ہو، وہ تیار نہ ہوئے تو پھر مفاہمہ ہوا، یعنی ایسی بات کی دعوت دی گئی جو سب کو تسلیم ہو اور وہ ہے کلمہ ''لا الہ الا اللہ''۔

4۔انبیائے سابقین سے عہد: انبیائے سابقین سے عہد لیا گیا کہ جب آخری نبی آئے تو تم اس کی بات مانو گے، اس پر ایمان لاؤ گے اور اگر تمھارے بعد آئے تو تمھاری امتیں اس پر ایمان لائیں۔

چوتھا پارہ اس پارے میں دو حصے ہیں:

ا۔بقیہ سورۂ آل عمران۔2۔ابتدائے سورۂ نساء پہلا حصہ)

سورۂ آل عمران کے بقیہ حصے میں پانچ باتیں ہیں:

1۔خانہ کعبہ کے فضائل۔2باہمی جوڑ۔3۔امر بالمعروف اور نہی عن المنکر۔4۔تین غزوے۔5۔کامیابی کے چار اصول

1۔خانہ کعبہ کے فضائل: یہ سب سے پہلی عبادت گاہ ہے اور اس میں واضح نشانیاں ہیں جیسے: مقام ابراہیم جو حرم میں داخل ہو جائے اسے امن حاصل ہو جاتا ہے۔

2۔باہمی جوڑ: اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھامو۔

3۔امر بالمعروف اور نہی عن المنکر: یہ بہترین امت ہے کہ لوگوں کی نفع رسانی کے لیے نکالی گئی ہے، بھلائی کا حکم کرتی ہے، برائی سے روکتی ہے اور اللہ پر ایمان رکھتی ہے۔

4۔تین غزوے:1 ۔غزوۂ بدر ۲۔غزوۂ احد ۳۔غزوۂ حمراء الاسد

5۔کامیابی کے چار اصول: 1 ۔صبر ۲۔مصابرہ ۳۔مرابطہ ۴۔تقوی

دوسرا حصہ) سورۂ نساء کا جو ابتدائی حصہ اس پارے میں ہے اس میں چار باتیں ہیں:

1۔یتیموں کا حق:(ان کو ان کا مال حوالے کر دیا جائے۔

2۔تعدد ازواج:(ایک مرد بیک وقت چار نکاح کر سکتے ہیں بشرط ادائیگی حقوق۔

3۔میراث: (اولاد، ماں باپ، بیوی، کلالہ کے حصے بیان ہوئے اس قید کے ساتھ کہ پہلی وصیت ادا کر دی جائے۔

4۔محرم عورتیں: (مائیں، بیٹیاں، بہنیں، پھوپھیاں، خالائیں، بھتیجیاں، بھانجیاں، رضاعی مائیں، رضاعی بہنیں، ساس، سوتیلی بیٹیاں، بہویں (ان سے نکاح حرام ہے)

پانچواں پارہ اس پارے میں آٹھ باتیں ہیں:

1۔خانہ داری کی تدابیر۔2۔عدل اور احسان۔3۔جہاد کی ترغیب۔4۔منافقین کی مذمت۔5۔قتل کی سزائیں۔

6۔ہجرت اور صلاۃ الخوف۔7۔ایک قصہ۔8۔سیدھے راستے پر چلنے کی ترغیب

ا۔خانہ داری کی تدابیر: پہلی ہدایت تو یہ دی گئی کہ مرد سربراہ ہے عورت کا، نگران ہے اور معاشی کفایت کی مکمل زمہ داری ہے پھر نافرمان بیوی اور ایسی بیوی جو کسی کیساتھ ناجائز تعلق استوار کرے اور سرکشی اور غلط کاری کا اندیشہ ہو تو اس سے متعلق مرد کو تین تدبیریں بتائی گئیں: ایک یہ کہ اس کو وعظ و نصیحت کرے، منع نہ ہو تو بستر الگ کر دے، اگر پھر بھی نہ مانے تو انتہائی اقدام کے طور پر اس قدر تنبیہ کرے کہ اسے نقصان نہ پہنچے۔

۲۔عدل واحسان: عدل و احسان کا حکم دیا گیا تا کہ اجتماعی زندگی بھی درست ہو جائے اور باطل، ناجائز اور حرام طریقے سے کسی کا بھی مال کھانے سے منع کیا گیا اور انصاف پر بہت زور دیا گیا۔

۳۔جہاد کی ترغیب: جہاد کی ترغیب دی کہ موت سے نہ ڈرو وہ تو گھر بیٹھے بھی آسکتی ہے، نہ جہاد میں نکلنا موت کو یقینی بناتا ہے، نہ گھر میں رہنا زندگی کے تحفظ کی ضمانت ہے۔

۴۔منافقین کی مذمت: منافقین کی مذمت کر کے مسلمانوں کو ان سے چوکنا کیا ہے کہ خبردار! یہ لوگ تمھیں بھی اپنی طرح کافر بنانا چاہتے ہیں۔

۵۔قتل کی سزائیں: قتل کی سزائیں بیان کرتے ہوئے بڑا سخت لہجہ استعمال ہوا کہ مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرنے والا ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں جلے گا، مراد اس سے جائز سمجھ کر قتل کرنے والا ہے۔

۶۔ہجرت اور صلاۃ الخوف: جہاد کی ترغیب دی تھی، اس میں ہجرت بھی کرنی پرتی ہے اور جہاد ار ہجرت میں نماز پڑھتے وقت دشمن کا خوف ہوتا ہے، اس لیے صلاۃ الخوف بیان ہوئی۔

۷۔ایک قصہ: ایک شخص جو بظاہر مسلمان مگر درحقیقت منافق تھا اس نے چوری کی اور الزام ایک یہودی پر لگا دیا، نبی علیہ السلام تک یہ واقعہ پہنچا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہودی کے خلاف فیصلہ دینے ہی والے تھے کہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تعالٰی نے بتادیا کہ چور وہ مسلمان نما منافق ہے، چنانچہ وہ چور مکہ بھاگا اور کھلا کافر بن گیا۔

۸۔سیدھے راستے پر چلنے کی ترغیب: شیطان کی اطاعت سے بچو، وہ گمراہ کن ہے، ابو الانبیاء ابرہیم علیہ السلام کی اتباع کرو، عورتوں کے حقوق ادا کرو، منافقین کے لیے سخت عذاب ہے۔

چھٹا پارہ اس پارے میں دو حصے ہیں:

1۔ سورۂ نساء کا بقیہ حصہ۔2۔ سورۂ مائدہ کا ابتدائی حصہ

سورۂ نساء کے بقیہ حصے میں آٹھ باتیں ہیں: 1۔ برائی کی تشہیر۔2۔ تمام انبیاءؑ پر ایمان۔3۔یہود کی مذمت اور ان کے مطالبات۔4۔ ایمان کے تقاضے۔5۔ خوشخبری سنانے اور ڈر سنانے والے۔6۔ نصاری کی مذمت۔7۔ تکبر کرنے والے۔8۔ کلالہ

ا۔برائی کی تشہیر: کسی کو علانیہ برا کہنے سے منع کیا گیا مگر مظلوم کو اختیار دیا گیا کہ ظالم کے ظلم کو لوگوں کے سامنے بیان کرے تا کہ وہ ظلم سے باز آجائے۔

۲۔ تمام انبیاء پر ایمان: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان سے پہلے جتنے بھی انبیاءؑ گزرے ہیں ان پر ایمان لانا لازمی قرار دیا گیا ان کے درمیان تفریق (کسی کو مانے، کسی کو نہیں) کفر قرار دیا گیا اور ایمان لانے والوں کو (ان کی نیکیوں) کے سبب عنقریب بہترین صلہ عطا کرنے کا وعدہ اور کافروں کے لیے اور جو کفر و ایمان کے بیچ میں ایک راہ نکالنے کا ارادہ رکھتے ہیں ان کے لیے ذلیل وخوار کر دینے والا عذاب تیار ہے۔

۳۔یہود کے مزمت اور ان کے مطالبات: یہود نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ ہماری طرف آسمان سے ہی تحریر نازل کیوں نہیں ہو جاتی اللہ تعالی کیطرف سے آپ علیہ السلام کو یقین دہانی کروائی گئ کہ یہ آپ سے پہلے بھی اس سے بڑے بڑے مطالبات کر چکے ہیں کہ ہم اللہ کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں، ایمان نہیں لائیں گے تو ان کے بے جا سوالات اور سرکشی کے باعث ان پر بجلی کا عذاب نازل ہوا آگے چل کر بتایا گیا کہ انھوں نے حضرت عیسیؑ کو قتل کرنے کی کوشش کی، مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کی حفاظت فرمائی۔ آگے انکا حضرت مریم علیہ السلام پر بہتان عظیم باندھنے کا ذکر ہے اور انکا سود کو حلال قرار دینے اور بہت سے حرام عمور کو جائز قرار دینے کا ذکر ہے جبکہ سود کی ممانعت ان کی کتاب میں بھی ہے۔

۴۔ایمان کے تقاضے: اللہ تعالی نے پختہ علم والے اور ایماندار ان لوگوں کو قرار دیا ہے ان پر انعامات کا اجر عظیم کا ذکر کیا ہے جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اس پر ایمان لاتے ہیں اور جو کچھ پہلے نازل ہوا اس پر ایمان لاتے ہیں اور نماز، زکوۃ کی پابندی کرنے والے ہیں اور روز آخرت پر یقین رکھنے والے ہیں۔

۵۔خوشخبری سنانے اور ڈر سنانے والے: کوئی قوم ایسی نہیں گزری جس پر انبیاء مبعوث نہ کیے ہوں اور لوگوں میں اللہ کے مقابلے میں کوئی حجت باقی رہے۔ پھر آگے ارشاد ہوتا ہے یقیناً سب اللہ کے رسول سچے اور حق بات لے کر آئے اور خوشخبری سنانے اور ڈر سنانے والے تھے اور اسی طرح جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی ویسے ہی حضرت نوحؑ پر اور دیگر انبیاء پر نازل ہوئی

ابراھیم ' اسحاق، اسمعیل، یعقوب۔ ، اولاد یعقوب۔۔ عیسی۔ ایوب۔ یونس۔ ھارون۔ سلیمان۔ داود علیہم السلام

دیگر انبیاء کا ذکر مرکوز ہے آخر میں اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی ہے کہ (جو نہیں مانتا نہ مانے) جو کچھ آپ پر نازل کیا گیا ہے اللہ نے اپنے علم سے نازل کیا ہے اور اس پر فرشتے بھی گواہ ہیں اور اللہ ہی کا گواہ ہونا کافی ہے اور اہل کتاب میں سے بھی ایمان لائیں گے مگر تھوڑے۔

٦۔ نصاری کی مذمت: یہ لوگ حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں غلو کا شکار ہو کر عقیدۂ تثلیث کے حامل ہو گئے اہل کتاب سے مخاطب ہو کر کہا گیا حضرت عیسی **علیہ السلام** کو اصل مقام سے نہ بڑھاو اور نہ کہو کہ خدا تین ہیں۔ اللہ ایک ہے اسکا کوئی بیٹا نہیں ہے وہ ان تمام چیزوں سے بالاتر ہے، زمین اور آسمان میں جو کچھ ہے وہ سب کا مالک ہے اور نہ عیسی ابن مریم نے کبھی عار سمجھا یہ کہنے میں کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اللہ کے سامنے عاجزی اور عبودیت میں عزت محسوس کرتے تھے۔

٧۔ تکبر کرنے والے: فرمایا گیا کہ جو لوگ تکبر کرتے ہیں اللہ کی بندگی کو اپنے لیے عار سمجھتے اور اس کے رستے سے روکتے ہیں جن کی سرپرستی و ہمدردی پر بھروسہ رکھتے ہیں تو ایک وقت آئے گا اللہ ان سب کو اپنے سامنے گھیر لے گا۔

ایمان لانے والے اور نیک اعمال کرنے والے اور تکبر سے بچنے والوں کے بہترین اجر کا وعدہ کیا گیا اور اللہ اپنے فضل سے ان کا اجر مزید بڑھائے گا۔

٨۔ کلالہ: سورۃ النساء کے آخر میں "کلالہ" یعنی ایسا آدمی جس کا نہ اوپر کوئی ہو اور نہ نیچے کوئی (ماں باپ اولاد نہ ہو) اس کا انتقال ہو جائے تو اس کے مال کی تقسیم کے احکامات موجود ہیں۔

دوسرا حصہ) سورۂ مائدہ کا جو ابتدائی حصہ اس پارے میں ہے اس میں سات باتیں ہیں:

1۔ **اوفوا بالعقود** (ہر جائز عہد اور عقد جو تمھارے اور رب کے درمیان ہو یا تمھارے اور انسانوں کے درمیان ہو اسے پورا کرو۔

2۔ حرام چیزیں (بہنے والا خون، خنزیر کا گوشت، مردار اور وہ جانور جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہوں۔

3۔ **ایک دوسرے سے نیکی اور بھلائی میں تعاون کا حکم**، گناہ اور دشمنی کے کاموں میں تعاون سے منع کیا گیا۔

4۔ طہارت (وضو، تیمم اور غسل کے مسائل (عدل و انصاف کا حکم، دشمنوں کے ساتھ بھی ناانصافی نہ کی جائے۔

5۔ **ہابیل اور قابیل کا قصہ** (قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا، حسد سے بچنے کی نصیحت دیگر قتل وچوری کے احکامات وغیرہ۔

6۔ **نبی علیہ السلام کو یہود و نصاری کیطرف سے جو سرکشیاں ہوئی ہیں ان پر تسلی دی گئی**، مسلمانوں کو ان سے دوستی کرنے سے منع فرمایا گیا اور حضرت داؤد اور عیسیٰ علیہما السلام کی زبانی ان پر لعنتِ خداوندی مذکور ہوئی، پھر آخر میں بتایا کہ یہ تمھارے خطرناک دشمن ہیں اور ان میں سے بیشتر اطاعت خداوندی سے نکل چکے ہیں

7۔ **اہل کتاب کی گمراہی:** اہل کتاب کی گمراہی کا سبب یہ بیان کیا گیا کہ انکے معاشرے میں گناہ ہوتے رہے کوئی روکنے والا نہ تھا اس لیے ہمارا فرض ہے کہ امر بالمعروف و نہی عن منکر کا فریضہ انجام دیں اور ہر حال میں دامن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہو جائیں۔

ساتواں پارہ اس پارے میں دو حصے ہیں:

1۔ سورۂ مائدہ کا بقیہ حصہ ۔ 2۔ سورۂ انعام ابتدائی حصہ

پہلا حصہ) سورۂ مائدہ کے بقیہ حصے میں تین باتیں ہیں:۔

1۔ حبشہ کے نصاری کی تعریف۔2۔ حلال و حرام کے چند مسائل 3۔۔ قیامت اور تذکرۂ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

1۔ حبشہ کے نصاری کی تعریف: قرآن پاک کی تاثیر بیان کی گئی کہ ملک حبشہ کے بعض عیسائی راہبوں کے سامنے جب قرآن پاک کی تلاوت کی جاتی ہے تو اسے سن کر ان کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو جاتی ہیں اور وہ ایمان قبول کر لیتے ہیں۔

2۔ حلال و حرام کے چند مسائل:۔۔۔ ہر چیز خود سے حلال یا حرام نہ بناؤ۔

۔۔۔ **لغو قسم پر مؤاخذہ نہیں**، البتہ یمین غموس پر کفارہ ہے، یعنی دس مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلانا یا انھیں پہننے کے لیے کپڑے دینا یا ایک غلام آزاد کرنا اور ان تینوں کے نہ کر سکنے کی صورت میں تین دن روزے رکھنا۔

شراب، جوا، بت اور پانسہ حرام ہیں۔۔۔ حالتِ احرام میں محرم تری کا شکار کر سکتا ہے، خشکی کا نہیں۔ وصیت: جب موت کی کیفیت محسوس کرو، نا قابل وصیت چیزوں میں وصیت اور دو معتبر گواہ بنالو۔

چار قسم کے جانور مشرکین نے حرام کر رکھے تھے بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور حام۔(یہ سب بتوں کے نام پر منسوب کئے جاتے تھے)

2۔ قیامت اور تذکرۂ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۔ قیامت کے دن اللہ تعالی تمام رسولوں کو جمع کرے گا اور ان سے پوچھا جائے گا کہ جب تم نے ہمارا پیغام پہنچایا تو تمھیں کیا جواب دیا گیا؟ اسی سوال و جواب کے تناظر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ اپنے احسانات گنوائیں گے، ان احسانات میں مائدہ والا قصہ بھی ہے کہ حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے کہو ہم پر ایسا دستر خوان اتارے جس میں کھانے پینے کی آسمانی نعمتیں ہوں، چناچہ دستر خوان اتارا گیا، ان احسانات کو گنوا کر اللہ تعالیٰ پوچھیں گے۔ اے عیسیٰ! کیا تم نے ان سے کہا تھا کہ تجھے اور تیری ماں کو معبود مانیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام عرض کریں گے میں نے اُن سے اُس کے سوا کچھ نہیں کہا جس کا آپ نے حکم دیا تھا، یہ کہ اللہ کی بندگی کرو جو میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی میں اُسی وقت تک ان کا نگراں تھا جب تک کہ میں ان کے درمیان تھا جب آپ نے مجھے واپس بلا لیا تو آپ ان پر نگراں تھے اور آپ ہر چیز کی خبر رکھتے ہیں، اب اگر آپ انہیں سزا دیں تو وہ آپ کے بندے ہیں اور اگر معاف کر دیں تو آپ زبردست حکمت والے ہیں۔

دوسرا حصہ) سورۂ انعام کا جو ابتدائی حصہ اس پارے میں ہے اس میں تین باتیں ہیں:

1۔ توحید۔ 2 رسالت۔ 3 قیامت۔

ا۔ توحید: اس سورۃ میں پہلے اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اگر ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر کاغذوں پر لکھی ہوئی کتاب نازل کرتے اور یہ اسے اپنے ہاتھوں سے بھی ٹٹول لیتے تو جو کافر ہیں وہ یہی کہہ دیتے کہ یہ تو (صاف اور) صریح جادو ہے۔ پھر آگے چل کر بتایا گیا ہے کہ یہ سوال کرتے ہیں فرشتہ کیوں نہ ہم پر نازل ہوا اللہ فرماتا ہے فرشتہ بھی نازل کر دیا جاتا تو پھر فیصلہ ہو جاتا اور ان کو مہلت بھی نہ ملتی اور اگر ہم فرشتے کو اتارتے تب بھی اسے انسانی شکل میں ہی اتارتے اور جس شبہ میں یہ اس وقت پڑے ہوئے ہیں اس وقت بھی ایسے ہی پڑے رہتے۔ آگے چل کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور عظمت و کبریائی خوب بیان ہوئی ہے اور اللہ کی قدرت اور بے شمار نشانیوں کے زریعے دلیل دی گئی جو کائنات میں چاروں اطراف پھیلی ہوئی ہیں۔

2۔ رسالت : نبی علیہ السلام کی تسلی کے لیے اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ انبیائے کرام کا تذکرہ فرمایا ہے:

ا(حضرت ابراہیم علیہ السلام، (۲) حضرت اسحاق علیہ السلام، (۳) حضرت یعقوب علیہ السلام، (۴) حضرت نوح علیہ السلام، (۵) حضرت داؤد علیہ السلام، (۶) حضرت سلیمان علیہ السلام، (۷) حضرت ایوب علیہ السلام، (۸) حضرت یوسف علیہ السلام، (۹) حضرت موسیٰ علیہ السلام، (۱۰) حضرت ہارون علیہ السلام، (۱۱) حضرت زکریا علیہ السلام، (۱۲) حضرت یحیٰ علیہ السلام، (۱۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام، (۱۴) حضرت الیاس علیہ السلام، (۱۵) حضرت اسماعیل علیہ السلام، (۱۶) حضرت یسع علیہ السلام، (۱۷) حضرت یونس علیہ السلام، (۱۸) حضرت لوط۔ پھر فرمایا اگر یہ سب نبی شرک کرتے تو سب کے عمل اکارت ھو جاتے۔

۳۔ قیامت:

- ۔ قیامت کے روز اللہ تمام انسانوں کا جمع کرے گا۔ (آیت: ۱۲
- ۔ روزِ قیامت کسی انسان سے عذاب کا ٹلنا اس پر اللہ کی بڑی مہربانی ہو گی۔ (آیت: ۱۶
- ۔ روزِ قیامت مشرکین سے مطالبہ کیا جائے گا کہ کہاں ہیں تمھارے شرکاء؟ (آیت: ۲۲
- ۔ اس روز جہنمی تمنا کریں گے کہ کاش! انھیں دنیا میں لوٹا دیا جائے تا کہ وہ اللہ رب کی آیات کو نہ جھٹلائیں اور ایمان والے بن جائیں۔ (آیت: ۲۷

آٹھواں پارہ

اس پارے میں دو حصے ہیں: 1۔ سورۂ انعام کا بقیہ حصہ ۔2۔ سورۂ اعراف کا ابتدائی حصہ

سورۂ انعام کے بقیہ حصے میں چار باتیں ہیں 1:۔ تسلی رسول 2۔ مشرکین کی چار حماقتیں 3۔ اللہ تعالیٰ کی دو نعمتیں۔ 4۔ دس وصیتیں

1۔ **تسلی رسول:** اس سورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی ہے کہ یہ لوگ ضدی ہیں، معجزات کا بے جا مطالبہ کرتے رہتے ہیں، اگر مردے بھی ان سے باتیں کریں تو یہ پھر بھی ایمان نہ لائیں گے، قرآن کا معجزہ ایمان لانے کے لیے کافی ہے۔

2۔ مشرکین کی چار حماقتیں۔

- 1، یہ لوگ چوپایوں میں اللہ تعالیٰ کا حصہ اور شرکاء کا حصہ الگ الگ کر دیتے، شرکاء کے حصے کو اللہ تعالیٰ کے حصے میں خلط نہ ہونے دیتے، لیکن اگر اللہ تعالیٰ کا حصہ شرکاء کے حصے میں مل جاتا تو اسے برا نہ سمجھتے۔(آیت:۱۳۵
- 2۔ فقر یا عار کے خوف سے بیٹیوں کو قتل کر دیتے۔(آیت:۱۳۶
- 3۔ چوپایوں کی تین قسمیں کر رکھی تھیں: ایک جو ان کے پیشواؤں کے لیے مخصوص، دوسرے وہ جن پر سوار ہونا ممنوع، تیسرے وہ جنھیں غیر اللہ کے نام سے ذبح کرتے تھے۔(آیت:۱۳۸
- 4۔ چوپائے کے بچے کو عورتوں پر حرام سمجھتے اور اگر وہ بچہ مردہ ہوتا تو عورت اور مرد دونوں کے لیے حلال سمجھتے۔(آیت:۱۳۹

3۔ **اللہ تعالیٰ کی دو نعمتیں:** ۱(کھیتیاں (۲)چوپائے

۴۔ دس وصیتیں: 1 (اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے۔(آیت:۱۵۱

2(ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے۔(آیت:۱۵۱ (3۔ اولاد کو قتل نہ کیا جائے۔(آیت:۱۵۱

(4(برائیوں سے اجتناب کیا جائے۔(آیت:۱۵۱ (5(ناحق قتل نہ کیا جائے۔(آیت:۱۵۱

(6(یتیموں کا مال نہ کھایا جائے۔(آیت:۱۵۲ (7(ناپ تول پورا کیا جائے۔(آیت:۱۵۲ (8(بات کرتے وقت انصاف کو مد نظر رکھا جائے۔(آیت:۱۵۲ (9(اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کیا جائے۔(آیت:۱۵۲

(10 (صراط مستقیم ہی کی اتباع کی جائے۔(آیت:۱۵۳۔

دوسرا حصہ) سورۂ اعراف کا جو ابتدائی حصہ اس پارے میں ہے اس میں پانچ باتیں ہیں:

1 ۔اللہ تعالیٰ کی نعمتیں۔ 2 چار ندائیں 3۔ جنتی اور جہنمیوں کا مکالمہ 4۔اللہ تعالیٰ کی قدرت کے دلائل ۔5 پانچ قوموں کے قصے

ا۔اللہ تعالیٰ کی نعمتیں: ا(قرآن کریم (۲) تمکین فی الارض (۳) انسانوں کی تخلیق (۴) انسان کو مسجود ملائکہ بنایا۔

2۔چار ندائیں: صرف اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو چار مرتبہ یَا بَنِي آدَمَ کہہ کر پکارا ہے۔ **پہلی تین** نداؤں میں لباس کا ذکر ہے، اس کے ضمن میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین پر رد کر دیا کہ تمھیں ننگے ہو کر طواف کرنے کو اللہ تعالیٰ نے نہیں کہا جیسا کہ ان کا دعوی تھا۔ **چوتھی** ندا میں اللہ تعالیٰ نے اتباع رسول کی ترغیب دی ہے۔

3۔ جنتیوں اور جہنمیوں کا مکالمہ: جنتی کہیں گے: ”کیا تمھیں اللہ تعالیٰ کے وعدوں کا یقین آگیا؟“، جہنمی اقرار کریں گے، جہنمی کھانا پینا مانگیں گے، مگر جنتی ان سے کہیں گے: ”اللہ تعالیٰ نے کافروں پر اپنی نعمتیں حرام کر دی ہیں۔“

4۔اللہ تعالیٰ کی قدرت کے دلائل: ا(بلند و بالا آسمان (۲) وسیع و عریض عرش (۳) رات اور دن کا نظام (۴) چمکتے شمس و قمر اور ستارے (۵) ہوائیں اور بادل (۶) زمین سے نکلنے والی نباتات

5۔پانچ قوموں کے قصے: ا(قوم نوح (۲) قوم عاد (۳) قوم ثمود (۴) قوم لوط اور (۵) قوم شعیب

ان قصوں کی حکمتیں:

- (۱) تسلی رسول
- (۲) اچھوں اور بروں کے انجام بتانا
- (۳) اللہ تعالیٰ کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں
- (۴) رسالت کی دلیل کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم امی ہونے کے باوجود پچھلی قوموں کے قصے بتا رہے ہیں
- (۵) انسانوں کے لیے عبرت و نصیحت

نواں پارہ اس پارے میں دو حصے ہیں:

۱۔ سورۂ اعراف کا بقیہ حصہ۔ 2۔ سورۂ انفال کا ابتدائی حصہ

۱ (سورۂ اعراف کے بقیہ حصے میں چھ باتیں یہ ہیں: 1 ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تفصیلی قصہ، 2۔ عہد الست کا ذکر ۳۔ بلعم بن باعوراء کا قصہ
۴۔ تمام کفار چوپائے کی طرح ہیں ۵۔ قیامت کا علم کسی کو نہیں ۶۔ قرآن کی عظمت

پوری انسانیت کے نبی: توریت اور انجیل میں رسالت محمدی ص کی گواہی ہے اور یہ بتایا گیا کہ آپصلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت قیامت تک کے آنے والے انسانوں کے لیے ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

بلعم بن باعوراء کا قصہ: فتح مصر کے بعد جب بنی اسرئیل کو قوم جبارین سے جہاد کرنے کا حکم ملا تو جبارین ڈر گئے اور بلعم بن باعوراء کے پاس آئے کہ کچھ کرو، بلعم کے پاس اسم اعظم تھا، اس نے پہلے تو اس کی مدد سے منع کیا، مگر جب انھوں نے رشوت دی تو یہ بہک گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرئیل کے خلاف بد دعائیہ کلمات کہنے شروع کیے، مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ وہ کلمات خود اس کے اور قوم جبارین کے خلاف نکلے، اللہ تعالیٰ نے اس کی زبان نکال کر اس کو کتے کی طرح کر دیا۔ فمثلہ کمثل الکلب

۲ (سورۂ انفال کا جو ابتدائی حصہ اس پارے میں ہے اس میں تین باتیں یہ ہیں:

1۔ غزوہ بدر اور مال غنیمت کا حکم ۔ 2۔ مومنین کی پانچ صفات ۔ 3۔ چھ بار مومنین سے خطاب

مومنین کی پانچ صفات یہ ہیں: ۱(خشیت (۲) تلاوت (۳) توکل (۴) نماز (۵) سخاوت (آیت: ۲و۳

چھ بار مومنین سے خطاب: ۱ (آیت: ۱۴ (اے ایمان والو! میدان جنگ میں کفار کے مقابلے سے پیٹھ نہ پھیرنا۔

۲ (آیت: ۲۰ (اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

۳ (آیت: ۲۴ (اے ایمان والو! اللہ اور رسول جب کسی کام کے لیے بلائیں تو ان کا حکم قبول کرو۔

۴ (آیت: ۲۷ (اے ایمان والو! نہ اللہ اور رسول سے خیانت کرو نہ اپنی امانتوں میں۔

۵ (آیت: ۲۹ (اے ایمان والو! تم اللہ سے ڈرو گے تو وہ تمھیں ممتاز کر دے گا اور تمھارے گناہ معاف کر دے گا۔

۶ (آیت: ۴۵ (اے ایمان والو! دشمن سے مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو یاد کرو۔

دسواں پارہ   اس پارے میں دو حصے ہیں:

ا۔سورۂ انفال کا بقیہ حصہ   2۔سورۂ توبہ کا ابتدائی حصہ

ا (سورۂ انفال کے بقیہ حصے میں پانچ باتیں یہ ہیں 1۔مال غنیمت کا حکم 2۔غزوۂ بدر کے حالات۔3۔اللہ تعالیٰ کی نصرت کے چار اسباب۔ 4،جنگ سے متعلق ہدایات۔   5۔ہجرت اور نصرے کے فضائل

ا۔مال غنیمت کا حکم: مال غنیمت کا حکم یہ بیان ہوا کہ خمس نبی علیہ السلام آپ کے اقرباء یتیموں مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے اور باقی چار حصے مجاہدین کے لیے ہیں۔

۲۔غزوۂ بدر کے حالات ا1 (کفار مسلمانوں کو اور مسلمان کفار کو تعداد میں کم سمجھے اور ایسا اس لیے ہوا کہ اس جنگ کا ہونا اللہ کے ہاں طے ہو چکا تھا۔

2 (شیطان مشرکین کے سامنے ان کے اعمال کو مزین کر کے پیش کرتا رہا دوسری طرف مسلمانوں کی مدد کے لیے آسمان سے فرشتے نازل ہوئے۔

3 (قریش غزوۂ بدر میں ذلیل وخوار ہوئے۔

3۔اللہ تعالیٰ کی نصرت کے چار اسباب: ا (میدان جنگ میں ثابت قدمی۔ ۲ (اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے۔ (اختلاف اور لڑائی سے بچ کر رہنا۔ ۴ (مقابلے میں ناموافق امور پر صبر۔

۴۔جنگ سے متعلق ہدایات 1 (دشمنوں سے مقابلے کے لیے مادی، عسکری اور روحانی تینوں اعتبار سے تیاری مکمل رکھیں۔ ۲ (اگر کافر صلح کی طرف مائل ہوں تو صلح کرلو۔

۵۔ہجرت اور نصرت کے فضائل: ا (مہاجرین وانصار سچے مومنین ہیں (۲) گناہوں کی مغفرت (۳) رزق کریم کا وعدہ

۲ (سورۂ توبہ کا جو ابتدائی حصہ اس پارے میں ہے اس میں دو باتیں یہ ہیں:

1۔ **مشرکین اور اہل کتاب کے ساتھ جہاد** اور مشرکین سے جو معاہدے ہوئے تھے ان سے براءت کا اعلان ہے، مشرکین کو حج بیت اللہ تعالیٰ سے منع کر دیا گیا، اہل کتاب کے ساتھ قتال کی اجازت دی گئی۔

2۔ **مسلمانوں اور منافقوں کے درمیان امتیاز**؛ منافقوں اور مسلمانوں میں امتیاز کرنے والی بنیادی چیز غزوۂ تبوک بنی، رومیوں کے ساتھ مقابلہ جو وقت کے سپر پاور تھے اور شدید گرمی اور فقر وفاقہ کے موقع پر پھل پکے ہوئے تھے، مسلمان سوائے چند کے سب چلے گئے، جبکہ منافقین نے بہانے تراشنے شروع کر دیے، پارے کے آخر تک منافقین کی مذمت ہے، قدرت کے باوجود میدان جہاد سے بھاگے اور جھوٹے بہانے تراشے، وہ مسلمانوں کے لیے دل میں بغض وحسد رکھتے، مسلمانوں کی خوشی وکامیابی پر غمزدہ ہوتے اور مسلمانوں کے نقصان پر خوش ہوتے، دوسری طرف مسلمانوں کو قسمیں کھاکر اپنا ہونے کا یقین دلاتے، ہمیشہ مال کے طلب گار رہتے، بخل ان کی فطرت تھی، ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نازیبا کلمات کہتے۔ ان کے لیے فرمادیا کہ اے پیغمبر! آپ ان کے لیے ستر بار بھی استغفار کریں تو بھی اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت نہیں کرے گا اور اگر ان میں کسی کا انتقال ہو جائے تو آپ اس کی نماز جنازہ بھی نہ پڑھیے گا، پھر ان مسلمانوں کا بھی ذکر ہے جو کسی عذر کی وجہ سے اس غزوے میں نہ جا سکے۔

گیارھواں پارہ

اس پارے میں دو حصے ہیں: ا۔ سورۂ توبہ کا بقیہ حصہ ۲۔ سورۂ یونس مکمل

1 سورۂ توبہ کے بقیہ حصے میں تین باتیں یہ ہیں: 1۔ منافقین کی مذمت ۔2 مومنین کی نو صفات

3۔ غزوۂ تبوک میں شرکت نہ کرنے والے تین مخلص صحابہ

ا۔ منافقین کی مذمت: اللہ تعالیٰ نے غزوۂ تبوک میں شریک نہ ہونے کے بارے میں منافقین کے جھوٹے اعذار کی اپنے نبی کو خبر دے دی، نیز منافقین نے مسلمانوں کو تنگ کرنے کے لیے مسجد ضرار بنائی تھی، اللہ تعالیٰ نے نبی کو اس میں کھڑا ہونے سے منع فرمایا، نبی علیہ السلام کے حکم سے اس مسجد کو جلا دیا گیا۔

2 مومنین کی نو صفات ا(توبہ کرنے والے (۲)عبادت کرنے والے (۳) حمد کرنے والے (۴) روزہ رکھنے والے (۵) رکوع کرنے والے (٦) سجدہ کرنے والے (۷) نیک کاموں کا حکم کرنے والے (۸) بری باتوں سے منع کرنے والے (۹) اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے

۳۔ غزوۂ تبوک میں شرکت نہ کرنے والے تین مخلص صحابہ: ا(حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ (۲) حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ (۳) حضرت مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہ

ان تینوں سے پچاس دن کا بائیکاٹ کیا گیا، پھر ان کی توبہ کی قبولیت کا اعلان وحی کے ذریعے کیا گیا۔

۲ (سورۂ یونس میں چار باتیں یہ ہیں:

- ا۔ توحید (رازق، مالک، خالق اور ہر قسم کی تدبیر کرنے والا اللہ ہی ہے۔ آیت: ۳۱
- ۲۔ رسالت (اور اس کے ضمن میں حضرت نوح، حضرت موسیٰ، حضرت ہارون اور حضرت یونس علیہم السلام کے قصے مذکور ہیں۔
- ۳۔ قیامت (روز قیامت سب کو جمع کیا جائے گا۔ آیت: ۴، کفار کو اس کا یقین نہیں۔ آیت: ۱۱
- ۴۔ قرآن کی عظمت (یہ بڑی دانائی کی کتاب کی آیات ہیں۔ آیت: ۱

حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ: حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو دعوت دی، انھوں نے بات نہیں مانی، سوائے کچھ لوگوں کے، اللہ تعالیٰ نے ماننے والوں کو نوح علیہ السلام کی کشتی میں محفوظ رکھا اور باقی سب کو جو کہ نافرمان تھے پانی میں غرق کر دیا۔

حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کا قصہ: حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو اللہ تعالیٰ نے فرعون کی طرف بھیجا، فرعون اور اس کے سرداروں نے بات نہ مانی، بلکہ فرعون نے خدائی کا دعوی کیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جادوگر بتلایا اور ان کے مقابلے میں اپنے جادوگروں کو لے آیا۔ جادوگر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے، پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو حکم دیا کہ اپنی قوم کے لیے مصر میں گھر اور مسجدیں بنائیں اور مسجدوں میں سب نماز ادا کریں، فرعون اور اس کے ماننے والے بنی اسرائیل کا پیچھا کرتے ہوئے سمندر میں غرق ہو گئے، بنی اسرائیل کے لیے اللہ نے سمندر میں راستے بنا دیے۔

حضرت یونس علیہ السلام: انھیں کے نام پر اس سورت کا نام "سورۂ یونس" رکھا گیا ہے۔ حضرت یونس علیہ السلام کا نام قرآن میں چار جگہ (سورۂ نساء، انعام، یونس اور صافات میں) صراحۃً یونس آیا ہے اور دو جگہ (سورۂ یونس اور سورۂ قلم میں) اللہ نے ان کا ذکر مچھلی والا (صاحب الحوت / ذاالنون) کی صفت کے ساتھ فرمایا ہے۔

حضرت یونس علیہ السلام کے واقعے کے دو رخ ہیں:

ایک ان کا مچھلی کے پیٹ میں جانا، اس کا تفصیلی ذکر سورۂ صافات میں ہے۔

دوسرا ان کی قوم کا ان کی غیر موجودگی میں توبہ استغفار کرنا، سورۂ یونس میں اس طرف اشارہ ہے۔

قصہ: حضرت یونس علیہ السلام اپنی قوم کے ایمان سے مایوس اور اللہ کا عذاب آنے کو یقینی دیکھ کر "نینوی" کی سرزمین چھوڑ کر چلے گئے، آگے جانے کے لیے جب وہ کشتی میں سوار ہوئے تو سمندر میں طغیانی کی وجہ سے کشتی ڈوبنے لگی، حضرت یونس علیہ السلام نے سمندر میں چھلانگ لگا دی۔ ایک بڑی مچھلی نے انھیں نگل لیا، اللہ نے انھیں مچھلی کے پیٹ میں بھی بالکل صحیح وسالم زندہ رکھا، چند روز بعد مچھلی نے انھیں ساحل پر اگل دیا، ادھر یہ ہوا کہ ان کی قوم کے مرد اور عورتیں، بچے اور بڑے سب صحرا میں نکل گئے اور انھوں نے آہ وزاری اور توبہ واستغفار شروع کر دیا اور سچے دل سے ایمان قبول کر لیا، جس کی وجہ سے اللہ کا عذاب ان سے ٹل گیا۔

بارھواں پارہ اس پارے میں دو حصے ہیں:

ا۔ سورۂ ہود مکمل (اس کی ابتدائی پانچ آیات گیارھویں پارے میں ہیں (2 ۔ سورۂ یوسف کا بقیہ حصہ

سورۂ ہود میں چار باتیں یہ ہیں: ا۔ قرآنِ کریم کی عظمت ۲۔ توحید اور دلائل توحید

۳۔ رسالت اور اس کے اثبات کے لیے سات انبیائے کرام علیہم السلام کے واقعات ۴۔ قیامت کا تذکرہ

ا۔ قرآن کی عظمت: ا (قرآن اپنی آیات، معانی اور مضامین کے اعتبار سے محکم کتاب ہے اور اس میں کسی بھی اعتبار سے فساد اور خلل نہیں آسکتا اور نہ اس میں کوئی تعارض یا تناقض پایا جاتا ہے، اس کے محکم ہونے کی بڑی وجہ یہی ہے کہ اس کی تفصیل اور تشریح اس ذات نے کی ہے جو حکیم بھی ہے اور خبیر بھی ہے، اس کا ہر حکم کسی نہ کسی حکمت پر مبنی ہے اور اسے انسان کے ماضی، حال، مستقبل، اس کی نفسیات، کمزوریوں اور ضروریات کا بخوبی علم ہے۔)

۲ (منکرین قرآن کو چیلنج دیا گیا ہے کہ اگر واقعی قرآن انسانی کاوش ہے تو تم بھی اس جیسی دس سورتیں بنا کر لے آؤ۔

۲۔ توحید اور دلائل توحید: ساری مخلوق کو رزق دینے والا اللہ ہی ہے، خواہ وہ مخلوق انسان ہو یا جنات، چوپائے ہوں یا پرندے، پانی میں رہنے والی مچھلیاں ہوں یا کہ زمین پر رینگنے والے کیڑے مکوڑے، آسمان اور زمین کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے۔

۳۔ رسالت اور اس کے اثبات کے لیے سات انبیائے کرام علیہم السلام کے واقعات:

ا (**حضرت نوح علیہ السلام**۔ ان کی قوم ایمان نہیں لائی سوائے چند، انھوں نے اللہ کے حکم سے کشتی بنائی، ایمان والے محفوظ رہے، باقی سب غرق ہو گئے۔

۲ (**حضرت ہود علیہ السلام**۔ ان کی قوم میں سے جو ایمان لے آئے وہ کامیاب ہوئے باقی سب پر (بادِ صرصر کی صورت میں) اللہ کا عذاب آیا۔

۳ (**حضرت صالح علیہ السلام**۔ ان کی قوم کی فرمائش پر اللہ تعالیٰ نے پہاڑ سے اونٹنی نکالی، مگر قوم نے اسے مار ڈالا، ان پر بھی اللہ کا عذاب نازل ہوا۔

۴ (**حضرت ابراہیم علیہ السلام**۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کو اللہ نے بڑھاپے کی حالت میں بیٹا اسحاق عطا فرمایا پھر ان کے بیٹے یعقوب ہوئے۔

۵ (**حضرت لوط علیہ السلام**۔۔ ان کی قوم کے لوگ بدکار تھے، عورتوں کے بجائے لڑکوں کی طرف مائل ہوتے تھے، کچھ فرشتے خوبصورت جوانوں کی شکل میں حضرت لوط علیہ السلام کے پاس آئے، ان کی قوم کے بدکار لوگ بھی وہاں پہنچ گئے، حضرت لوط علیہ السلام نے انھیں سمجھایا کہ لڑکیوں سے شادی کر لو، مگر وہ نہ مانے، ان پر اللہ کا عذاب آیا، اس بستی کو زمین سے اٹھا کر الٹا دیا گیا اور ان پر پتھروں کا عذاب نازل کیا گیا۔

۶ (**حضرت شعیب علیہ السلام**۔۔ ان کی قوم کے لوگ ناپ تول میں کمی کرتے تھے، جنھوں نے نبی کی بات مانی بچ گئے، نافرمانوں پر چیخ کا عذاب آیا۔

۷ (**حضرت موسیٰ علیہ السلام**۔۔ فرعون نے ان کی بات نہیں مانی، اللہ نے اسے اور اس کے ماننے والوں کو ناکام کر دیا۔

ان واقعات میں ایک طرف تو عقل، فہم اور سمع و بصر والوں کے لیے بے پناہ عبرتیں اور نصیحتیں ہیں اور

دوسری طرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مخلص اہلِ ایمان کے لیے تسلی اور ثابت قدمی کا سامان اور سبق ہے۔
اسی لیے یہ واقعات بیان کرتے ہوئے آپ کو استقامت کا حکم دیا گیا ہے جو کہ حقیقت میں پوری امت کو حکم ہے، استقامت کوئی آسان چیز نہیں ہے، بلکہ انتہائی مشکل صفت ہے جو اللہ کے مخصوص بندوں ہی کو حاصل ہوتی ہے، استقامت کا مطلب یہ ہے کہ پوری زندگی ان تعلیمات کے مطابق گزاری جائے جن کے مطابق گزارنے کا اللہ نے حکم دیا ہے۔

۴۔ قیامت کا تذکرہ: روزِ قیامت انسانوں کی دو قسمیں ہوں گی: (۱) بدبخت لوگ (۲) نیک بخت لوگ بدبختوں کے لیے ہولناک عذاب ہو گا جب تک اللہ چاہیں گے۔ (حالتِ کفر پر مرنے والے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہیں گے۔) (نیک بختوں کے لیے اللہ نے جنت میں ہمیشہ ہمیشہ کی بے حساب نعمتیں رکھی ہیں۔

۲ (سورۂ یوسف میں قصہ حضرت یوسف علیہ السلام بالتفصیل ہے:

تمہید: تمام انبیائے کرام کے قصے قرآن میں بکھرے ہوئے ہیں، مگر حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ پورا کا پورا صرف اسی سورت میں ہے، دوسری سورتوں میں ان کا نام تو آیا ہے، مگر قصہ تھوڑا سا بھی کسی اور سورت میں مذکور نہیں ہے۔
حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کے بہت زیادہ مشابہ ہے، آپ علیہ السلام کے بھی قریشی بھائیوں نے آپ سے حسد کیا، آپ کو مکہ چھوڑ کر جانا پڑا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کنویں میں رہے آپ علیہ السلام غار ثور میں۔ وہ مصر گئے آپ مدینہ گئے۔ وہ وزیر بنے آپ پہلی اسلامی مملکت کے حاکم بنے۔ بعد میں بھائی ان کے شرمندہ ہو کر آئے، آپ کے سامنے بھی فتح مکہ کے موقع پر سب نے گردن جھکالی۔ انھوں نے کہا: "لا تثریب علیکم الیوم" (آج کے دن سے تم پر کچھ عتاب (وملامت) نہیں ہے) آپ علیہ السلام نے بھی فرمایا: "میں تم سے وہی کہتا ہوں جو میرے بھائی یوسف نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا۔

قصہ حضرت یوسف علیہ السلام:

حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے، حضرت یوسف علیہ السلام ان میں سے غیر معمولی طور پر حسین تھے، ان کی سیرت اور صورت دونوں کے حسن کی وجہ سے ان کے والد حضرت یعقوب علیہ السلام ان سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔
ایک مرتبہ حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب دیکھا اور اپنے والدِ گرامی کو اپنا خواب سنایا کہ گیارہ ستارے اور چاند اور سورج مجھے سجدہ کر رہے ہیں، ان کے والد نے انھیں منع کیا کہ اپنا یہ خواب اپنے بھائیوں کو مت بتانا، باپ کی بیٹے سے اس

محبت کی وجہ سے بھائی حسد میں مبتلا ہو گئے۔ وہ اپنے والد کو تفریح کا کہہ کر حضرت یوسف علیہ السلام کو جنگل میں لے گئے اور آپ کو کنویں میں گرا دیا، وہاں سے ایک قافلہ گزرا، انھوں نے پانی نکالنے کے لیے کنویں میں ڈول ڈالا تو اندر سے آپ نکل آئے، قافلے والوں نے مصر جا کر بیچ دیا، عزیزِ مصر نے خرید کر اپنے گھر میں رکھ لیا، جوان ہوئے تو عزیز مصر کی بیوی آپ پر فریفتہ ہو گئی، اس نے برائی کی دعوت دی۔ آپ نے اس کی دعوت ٹھکرا دی، عزیزِ مصر نے بدنامی سے بچنے کے لیے آپ کو جیل میں ڈلوا دیا، قید خانے میں بھی آپ نے دعوتِ توحید کا سلسلہ جاری رکھا، جس کی وجہ سے قیدی آپ کی عزت کرتے تھے، بادشاہِ وقت کے خواب کی صحیح تعبیر اور تدبیر بتانے کی وجہ سے آپ اس کی نظروں میں بچ گئے۔ اس نے آپ کو خزانے، تجارت اور مملکت کا خود مختار وزیر بنا دیا، مصر اور گردو پیش میں قحط کی وجہ سے آپ کے بھائی غلہ حاصل کرنے کے لیے مصر آئے، ایک دو ملاقاتوں کے بعد آپ نے انھیں بتایا کہ میں تمھارا بھائی یوسف ہوں، پھر آپ کے والدین بھی مصر آ گئے اور سب یہیں آ کر آباد ہو گئے۔

دس بصائر و عبر از قصۂ حضرت یوسف علیہ السلام:

۱(مصیبت کے بعد راحت ہے۔ ۲(حسد خوفناک بیماری ہے۔ ۳(اچھے اخلاق ہر جگہ کام آتے ہیں۔

۴(پاکدامنی تمام بھلائیوں کا سرچشمہ ہے۔ ۵(نامحرم مرد اور عورت کا اختلاط تنہائی میں نہیں ہونا چاہیے۔

۶(ایمان کی برکت سے مصیبت آسان ہو جاتی ہے۔ ۷(معصیت پر مصیبت کو ترجیح دینی چاہیے۔

۸(داعی جیل میں بھی دعوت دیتا ہے۔ ۹(موضع تہمت سے بچنا چاہیے۔

۱۰(جو حق پر تھا اس کی سب نے شہادت دی: اللہ تعالیٰ نے، خود حضرت یوسف علیہ السلام نے، عزیز مصر کی بیوی نے، عورتوں نے، عزیزِ مصر کے خاندان کے ایک فرد نے۔

تیرھواں پارہ

اس پارے میں تین حصے ہیں: 1۔سورۂ یوسف کا بقیہ حصہ 2۔سورۂ رعد مکمل 3۔سورۂ ابراہیم مکمل

ا (سورۂ یوسف کا بقیہ حصہ: اس کی تفصیل پچھلے پارے میں مذکور ہو چکی ہے۔

۲ سورۂ رعد میں پانچ باتیں یہ ہیں: 1 ۔ قرآن کی حقانیت 2۔توحید 3۔قیامت ۴۔رسالت

۵۔ متقین کی آٹھ صفات اور اشقیاء کی تین علامات

ا۔ قرآن کی حقانیت: یہ نکتہ قابل غور ہے کہ جن سورتوں کا آغاز حروف مقطعات سے ہوتا ہے ان کی ابتدا میں عام طور پر قرآن کا ذکر ہوتا ہے، ان مخالفین کو چیلنج کرنے کے لیے جو قرآن کریم کو معاذ اللہ انسانی کاوش قرار دیتے ہیں۔

۲۔ توحید: آسمانوں اور زمین، سورج اور چاند، رات اور دن، پہاڑوں اور نہروں، غلہ جات اور مختلف رنگوں، ذائقوں اور خوشبوؤں والے پھلوں کو پیدا کرنے والا وہی ہے اور موت اور زندگی، نفع اور نقصان اس اکیلے کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ نے انسانوں کی حفاظت کے لیے فرشتے مقرر کر رکھے ہیں۔

۳۔ قیامت: مشرکوں کو تو اس پر تعجب ہوتا ہے کہ مردہ ہڈیوں میں زندگی کیسے ڈالی جائے گی، جبکہ درحقیقت باعثِ تعجب بعث بعد الموت نہیں ہے، بلکہ ان لوگوں کا تعجب سے یہ کہنا باعث تعجب ہے۔

۴۔ رسالت: ہر قوم کے لیے کوئی نہ کوئی رہنما اور پیغمبر بھیجا جاتا ہے۔

۵۔ متقین کی آٹھ صفات اور اشقیاء کی تین علامات:

متقین کی آٹھ صفات: (۱)وفاداری (۲)صلہ رحمی (۳)خوف خدا (۴)خوف آخرت (۵)صبر (۶) نماز کی پابندی (۷)صدقہ (۸) برائی کا بدلہ اچھائی سے

اشقیاء کی تین علامات: (۱)وعدہ خلافی (۲) قطع رحمی (۳)فساد فی الارض

۳ (سورۂ ابراہیم میں پانچ باتیں یہ ہیں:

ا۔توحید ۔ 2رسالت ۳۔قیامت۔ 4چند اہم باتیں ۔ 5چھ دعائیں

۱۔ توحید: تمام آسمانوں اور زمینوں کو اللہ نے بنایا ہے، اسی نے آسمان سے پانی اتارا، پھر انسانوں کے لیے زمین سے قسم قسم کے پھل نکالے اور پانی کی سواریوں اور نہروں کو انسانوں کے تابع کر دیا اور سورج اور چاند اور رات اور دن کو انسانوں کے کام میں لگا دیا، غرض جو کچھ انسانوں نے مانگا اللہ نے عطا کیا، اس کی نعمتیں اتنی زیادہ ہیں کہ ان کی گنتی بھی انسان کے بس کی بات نہیں۔

۲۔ رسالت: اس کے ضمن میں کچھ باتیں یہ ہیں:

۱۔ نبی علیہ السلام کی تسلی کے لیے بتایا گیا ہے کہ سابقہ انبیاء کے ساتھ بھی ان کی قوموں نے اعراض و انکار اور عداوت و مخالفت کا یہی رویہ اختیار کیا تھا، جو آپ کی قوم اختیار کیے ہوئے ہے۔

۲۔ ہر نبی اپنی قوم کا ہم زبان ہوتا ہے۔ ۳۔ پچھلی قوموں کے مکذبین کے کچھ شبہات کا ذکر کیا گیا ہے: (۱) اللہ تعالیٰ کے وجود کے بارے میں شک (۲) بشر رسول نہیں ہو سکتا (۳) تقلید آباء۔ ان شبہات کی تردید کی گئی ہے۔

۳۔ قیامت: کافروں کے لیے جہنم اور مومنین کے لیے جنت کا وعدہ ہے۔ جنت کی نعمتوں اور جہنم کی ہولناکیوں کا ذکر ہے۔ روزِ قیامت حساب کتاب ہو چکنے کے بعد شیطان گمراہوں سے کہے گا کہ جو وعدہ خدا نے تم سے کیا تھا وہ تو سچا تھا اور اور جو وعدہ میں نے تم سے کیا تھا وہ جھوٹا تھا، میں نے تم پر زبردستی نہیں کی تھی، تم خود میرے بہکاوے میں آ گئے تھے، اب مجھے ملامت کرنے کے بجائے اپنے آپ کو ملامت کرو۔

۴۔ چند اہم باتیں: ۱ (شکر سے نعمت میں اضافہ ہوتا ہے اور ناشکروں کے لیے اللہ تعالیٰ کا سخت عذاب ہے۔ ۲ (کافروں کے اعمال کی مثال راکھ کی سی ہے کہ تیز ہوا آئے اور سب اڑا لے جائے۔ ۳ (حق اور ایمان کا کلمہ پاکیزہ درخت کی مانند ہے، اس کی جڑ بڑی مضبوط اور اس کا پھل بڑا شیریں ہوتا ہے اور باطل اور ضلالت کا کلمہ ناپاک درخت کی مانند ہے، اس کے لیے قرار بھی نہیں ہوتا اور وہ ہوتا بھی بے ثمر ہے۔ ۴ (اللہ تعالیٰ ظالموں کے کرتوتوں سے بے خبر نہیں ہے۔

۵۔ چھ دعائیں: حضرت ابرہیم علیہ السلام کی اپنے رب سے چھ دعاؤں کا ذکر ہے:

1 (امن (۲) بت پرستی سے حفاظت (۳) اقامتِ صلاۃ (۴) دلوں کا میلان (۵) رزق (۶) مغفرت کی درخواست

چودھواں پارہ

اس پارے میں دو حصے ہیں: ۱۔ سورۂ حجر مکمل ۲۔ سورۂ نحل مکمل

۱ (سورۂ حجر میں چار باتیں یہ ہیں:

۱۔ کفار کی آرزو (آخرت میں جب کفار مسلمانوں کو مزے میں اور خود کو عذاب میں دیکھیں گے تو تمنا کریں گے کہ کاش وہ بھی مسلمان ہو جاتے۔

۲۔ قرآن کی حفاظت (اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لیے قرآن کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔

۳۔ انسان کی تخلیق (اللہ تعالیٰ نے انسان کو مٹی سے بنایا، فرشتوں کا مسجود بنایا، شیطان مردود ہوا، اس نے قیامت تک انسانوں کو گمراہ کرنے کی قسم کھالی۔

۴۔ تین قصے؛ پہلا قصہ: حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرشتوں نے آکر بیٹے کی خوشخبری دی، اس وقت ان کی اہلیہ بہت بوڑھی تھیں، بظاہر یہ ولادت کی عمر نہ تھی، اس لیے آپ کو بیٹے کی خوش خبری سن کر خوشی بھی ہوئی اور تعجب بھی ہوا، فرشتوں نے کہا ہم آپ کو سچی خوشخبری سنا رہے ہیں آپ مایوس نہ ہوں، آپ نے فرمایا کہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا تو صرف گمراہوں کا کام ہے۔

دوسرا قصہ: فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خوشخبری سنا کر حضرت لوط علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے درخواست کی کہ آپ اپنے گھر والوں کو ساتھ لے کر رات ہی کو اس بستی سے نکل جایئے، کیونکہ آپ کی بستی والے گناہوں کی سرکشی میں اتنے آگے نکل گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ناپاک وجود سے زمین کو پاک کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے، ان لوگوں کی جڑ صبح صبح ہوتے ہوتے کاٹ دی جائے گی۔

تیسرا قصہ: اصحاب الحجر، ان سے مراد قوم ثمود ہے، یہ لوگ بھی ظلم اور زیادتی کی راہ پر چل نکلے تھے اور بار بار سمجھانے کے باوجود بت پرستی کو چھوڑنے کے لیے آمادہ نہیں ہو رہے تھے، انھیں مختلف معجزات دکھائے گئے بالخصوص پہاڑی چٹان سے اونٹنی کی ولادت کا معجزہ جو کہ حقیقت میں کئی معجزوں کا مجموعہ تھا۔ اونٹنی کا چٹان سے برآمد ہونا، نکلتے ہی اس کی ولادت کا قریب ہونا، اس کی جسامت کا غیر معمولی بڑا ہونا، اس سے بہت زیادہ دودھ کا حاصل ہونا، لیکن ان بدبختوں نے اس معجزے کی کوئی قدر نہ کی، بجائے اس کے کہ وہ اسے دیکھ کر ایمان قبول کر لیتے انھوں نے اس اونٹنی کو ہلاک کر دیا، چنانچہ وادی حجر والے بھی عذاب کی لپیٹ میں آکر رہے۔

۲) سورۂ نحل میں پانچ باتیں یہ ہیں:

۱۔توحید ۲۔رسالت ۳۔شہد کی مکھی ۴۔جامع آیت ۵۔حضرت ابرہیم علیہ السلام کی تعریف

۱۔توحید: اللہ تعالیٰ نے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت بنایا، انسان کو نطفے سے پیدا کیا، چوپائے پیدا کیے، جن میں مختلف منافع بھی ہیں اور وہ اپنے مالک کے لیے فخر وجمال کا باعث بھی ہوتے ہیں، گھوڑے، خچر اور گدھے پیدا کیے جو بار برداری کے کام آتے ہیں اور ان میں رونق اور زینت بھی ہوتی ہے۔ بارش وہی برساتا ہے۔ پھر اس بارش سے زیتون، کھجور، انگور اور دوسرے بہت سارے میوہ جات اور غلے وہی پیدا کرتا ہے۔ رات اور دن، سورج اور چاند کو اسی نے انسان کی خدمت میں لگا رکھا ہے۔ دریاؤں سے تازہ گوشت اور زیور وہی مہیا کرتا ہے۔ سمندر میں جہاز اور کشتیاں اسی کے حکم سے رواں دواں ہیں۔ اگر اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہیں تو شمار نہیں کر سکتے۔

۲۔رسالت: نبی علیہ السلام کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ لوگوں کو حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ اللہ کی طرف بلائیں اور اس کی راہ میں پیش آنے والے مصائب پر صبر کریں۔ نیز آپ کو صبر کرنے اور تنگدل نہ ہونے کی تلقین کی گئی ہے۔

۳۔شہد کی مکھی: شہد کی مکھی کا نظام بہت عجیب ہوتا ہے، یہ اللہ کے حکم سے پہاڑوں اور درختوں میں اپنا چھتہ بناتی ہے، یہ مختلف قسم کے پھلوں کا رس چوستی ہے، پھر ان سے اللہ تعالیٰ شہد نکالتے ہیں، جس کے رنگ مختلف ہوتے ہیں اور اس شہد میں اللہ نے انسانوں کی بیماریوں کے لیے شفا رکھی ہے۔

۴۔جامع آیت: اس سورت کی آیت نمبر ۹۰ میں تین باتوں کا حکم دیا گیا ہے اور تین باتوں سے منع کیا گیا ہے: عبادات اور معاملات میں عدل، ہر ایک کے ساتھ اچھا سلوک اور قرابت داروں کے ساتھ تعاون کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور واضح برائی، منع کردہ کاموں اور ظلم کرنے سے روکا گیا ہے۔

۵۔حضرت ابرہیم علیہ السلام کی تعریف: حضرت ابراہیم علیہ السلام زندگی بھر توحیدِ خالص پر جمے رہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی ملت کے اتباع کا حکم دیا گیا ہے۔

پندرھواں پارہ

اس پارے میں دو حصے ہیں: ۱۔ سورۂ بنی اسرائیل مکمل ۲۔ سورۂ کہف کا زیادہ تر حصہ

۱ (سورۂ بنی اسرائیل میں چار باتیں یہ ہیں: ۱۔ واقعہ معراج ۲۔ بنی اسرائیل کا فتنہ وفساد ۳۔ اسلامی آداب واخلاق ۴۔ دیگر مضامین

۱۔ **واقعہ معراج:** معراج جسمانی ہوئی اور جاگنے کی حالت میں۔ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ اور پھر وہاں سے آسمانوں پر لے جایا گیا تھا۔

۲۔ **بنی اسرائیل کا فتنہ** وفساد: بنی اسرائیل کو پہلے سے بتا دیا گیا تھا کہ تم لوگ دو مرتبہ زمین میں فساد مچاؤ گے، چنانچہ ایک دفعہ حضرت شعیب علیہ السلام کو ایذا پہنچائی تو بخت نصر کو ان پر مسلط کر دیا گیا، دوسری بار حضرت زکریا اور یحیٰ علیہما السلام کو شہید کر دیا تو بابل کا بادشاہ ان پر مسلط ہو گیا۔

۳۔ **اسلامی آداب واخلاق:** (آیات: ۲۳ تا ۳۹ ؛ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، والدین کے ساتھ بھلائی کرتے رہو، رشتہ داروں ، مسکینوں اور مسافروں کو ان کا حق دو، مال کو فضول خرچی میں نہ اڑاؤ، نہ بخل کرو، نہ ہاتھ اتنا کشادہ رکھو کہ کل کو پچھتانا پڑے۔

اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو، کسی جاندار کو ناحق قتل نہ کرو، یتیم کے مال میں ناجائز تصرف نہ کرو، وعدہ کرو تو اسے پورا کرو، ناپ تول پورا پورا کیا کرو، جس چیز کے بارے میں تحقیق نہ ہو اس کے پیچھے نہ پڑو، زمین پر اکڑ کر نہ چلو، اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔

۴۔ **دیگر مضامین:** قرآن کریم کی عظمت، اس کے نزول کے مقاصد، اس کا معجزہ ہونا، اللہ کی طرف سے انسان کو تکریم دیا جانا، اسے روح اور زندگی جیسی نعمت کا عطا ہونا، نبی علیہ السلام کو نمازِ تہجد کا حکم، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا قصہ، قرآن کریم کے تھوڑا تھوڑا نازل ہونے کی حکمت، اللہ تعالیٰ کا شریک اور اولاد سے پاک ہونا اور اسمائے حسنی کے ساتھ متصف ہونا۔

۲ (سورۂ کہف کے ابتدائی حصے میں دو باتیں یہ ہیں: ۱۔ دو قصے ۲۔ دو مثالیں ۱۔ دو قصے:

پہلا قصہ؛ اصحاب کہف کا: یہ وہ چند صاحب ایمان نوجوان تھے جنھیں دقیانوس نامی بادشاہ بت پرستی پر مجبور کرتا تھا، وہ ہر ایسے شخص کو قتل کر دیتا تھا جو اس کی شرکیہ دعوت کو قبول نہیں کرتا تھا، ان نوجوانوں کو ایک طرف مال و دولت کے انبار، اونچے عہدوں پر تقرر اور معیارِ زندگی کی بلندی جیسی ترغیبات دی گئیں اور دوسری طرف ڈرایا دھمکایا گیا اور جان سے مار دینے کی دھمکیاں دی گئیں۔

ان نوجوانوں نے ایمان کی حفاظت کو ہر چیز پر مقدم جانا اور اسے بچانے کی خاطر نکل کھڑے ہوئے، چلتے چلتے شہر سے بہت دور ایک پہاڑ کے غار تک پہنچ گئے، راستے میں ایک کتا بھی ان کے ساتھ شامل ہو گیا، انھوں نے اس غار میں پناہ لینے کا ارادہ کیا، وہ جب غار میں داخل ہو گئے تو اللہ نے انھیں گہری نیند سلا دیا۔ میہاں وہ تین سو نو سال تک سوتے رہے، جب نیند سے بیدار ہوئے تو کھانے کی فکر ہوئی، انمیں سے ایک کھانا خریدنے کے لیے شہر آیا، وہاں اسے پہچان لیا گیا، تین صدیوں میں حالات بدل چکے تھے، اہلِ شرک کی

حکومت کب کی ختم ہو چکی تھی اور اب موحد بر سر اقتدار تھے، ایمان کی خاطر گھر بار چھوڑنے والے یہ نوجوان ان کی نظر میں قومی ہیروز کی حیثیت اختیار کر گئے۔

دوسرا قصہ: حضرت موسیٰ اور خضر علیہما السلام کا: اس کا ذکر اگلے پارے کے شروع میں ہو گا۔

۲۔ دو مثالیں:

پہلی مثال: دو شخص تھے، ایک کے باغات تھے اور دوسرا غریب تھا، باغات والا اکڑتا تھا، غریب نے کہا اکڑ نہیں ماشاء اللہ کہا کر، وہ نہ مانا اللہ کا عذاب آیا اور اس کے باغات جل گئے وہ شرمندہ ہو گیا۔

دوسری مثال: دنیاوی زندگی کی مثال ایسی ہے جیسے آسمان سے پانی برسا، زمین سرسبز ہو گئی، کچھ عرصے بعد سب کچھ سوکھ کر چورا چورا ہو گیا۔

سولھواں پارہ

اس پارے میں تین حصے ہیں: ۱۔ سورۂ کہف کا بقیہ حصہ ۲۔ سورۂ مریم مکمل ۳۔ سورۂ طٰہٰ مکمل

۱ (سورۂ کہف کے بقیہ حصے میں دو باتیں یہ ہیں: ۱۔ حضرت موسیٰ اور خضر علیہما السلام کا قصہ (جو پندرھویں پارے کے آخر میں شروع ہو کر سولھویں پارے کے شروع میں ختم ہو رہا ہے) ۲۔ ذوالقرنین کا قصہ

۱۔ حضرت موسیٰ اور خضر علیہ السلام کا قصہ: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب اللہ کی طرف سے یہ اطلاع ہوئی کہ سمندر کے کنارے ایک ایسے صاحب رہتے ہیں جن کے پاس ایسا علم ہے جو آپ کے پاس نہیں تو آپ ان کی تلاش میں چل پڑے، چلتے چلتے آپ سمندر کے کنارے پہنچ گئے، یہاں آپ کی ملاقات حضرت خضر علیہ السلام سے ہوئی اور آپ نے ان سے ساتھ رہنے کی اجازت مانگی، انھوں نے اس شرط کے ساتھ اجازت دی کہ آپ کوئی سوال نہیں کریں گے۔ پھر تین عجیب واقعات پیش آئے، **پہلے واقعے** میں حضرت خضر علیہ السلام نے اس کشتی کے تختے کو توڑ ڈالا جس کے مالکان نے انھیں کرایہ لیے بغیر بٹھالیا تھا، **دوسرے واقعے** میں ایک معصوم بچے کو قتل کر دیا، **تیسرے واقعے** میں ایک ایسے گاؤں میں گرتی ہوئی بوسیدہ دیوار کی تعمیر شروع کر دی جس گاؤں والوں نے انھیں کھانا تک کھلانے سے انکار کر دیا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام تینوں مواقع پر خاموش نہ رہ سکے اور پوچھ بیٹھے کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تیسرے سوال کے بعد حضرت خضر علیہ السلام نے جدائی کا اعلان کر دیا کہ اب آپ میرے ساتھ نہیں چل سکتے، البتہ تینوں واقعات کی اصل حقیقت انھوں نے آپ کے سامنے بیان کر دی۔ فرمایا کشتی کا تختہ اس لیے توڑا تھا کیونکہ آگے ایک ظالم بادشاہ کے

کارندے کھڑے تھے جو ہر سالم اور نئی کشتی زبردستی چھین رہے تھے، جب میں نے اسے عیب دار کر دیا تو یہ اس ظالم کے قبضے میں جانے سے بچ گئی، یوں ان غریبوں کا ذریعۂ معاش محفوظ رہا۔ بچے کو اس لیے قتل کیا کیونکہ یہ بڑا ہو کر والدین کے لیے بہت بڑا فتنہ بن سکتا تھا، جس کی وجہ سے ممکن تھا وہ انھیں کفر کی نجاست میں مبتلا کر دیتا، اس لیے اللہ نے اسے مارنے کا اور اس کے بدلے انھیں باکردار اور محبت واطاعت کرنے والی اولاد دینے کا فیصلہ فرمایا۔ گرتی ہوئی دیوار اس لیے تعمیر کی کیونکہ وہ دو یتیم بچوں کی ملکیت تھی، ان کے والد اللہ کے نیک بندے تھے، دیوار کے نیچے خزانہ پوشیدہ تھا، اگر وہ دیوار گر جاتی تو لوگ خزانہ لوٹ لیتے اور نیک باپ کے یہ دو یتیم بچے اس سے محروم ہو جاتے، ہم نے اس دیوار کو تعمیر کر دیا تاکہ جوان ہونے کے بعد وہ اس خزانے کو نکال کر اپنے کام میں لاسکیں۔

۲۔ ذوالقرنین کا قصہ: یہ بڑا زبردست وسائل والا بادشاہ تھا، اس کا گزر ایک قوم پر ہو جو ایک دوسری وحشی قوم کے ظلم کا نشانہ بنی ہوئی تھی، جسے قرآن نے ''یاجوج'' اور ''ماجوج'' کا نام دیا ہے۔ ذوالقرنین نے یاجوج ماجوج پر دیوار چن دی، اب وہ قربِ قیامت میں ہی ظاہر ہوں گے۔

۲ (سورۂ مریم میں تقریباً گیارہ انبیائے کرام علیہم السلام کا تذکرہ ہے:

تین انبیائے کرام علیہم السلام کا ذکر قدرے تفصیلی ہے:

ا۔ حضرت یحیٰ علیہ السلام کی ولادت (اللہ تعالیٰ نے زکریا علیہ السلام اور ان کی اہلیہ کو بڑھاپے میں بیٹا عطا فرمایا جسے نبوت سے بھی سرفراز فرمایا۔

۲۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت (اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا فرمایا اور انھیں بچپن میں ہی گویائی عطا فرمادی۔

۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنے والد کو دعوت: (شرک نہ کریں، اللہ نے مجھے علم دیا ہے میری بات مان لیں، شیطان کی بات نہ مانیں، وہ اللہ کا نافرمان ہے، اس کے مانیں گے تو اللہ کا عذاب آئے گا۔

باقی آٹھ انبیائے کرام علیہم السلام کا یا تو بہت مختصر ذکر ہے یا صرف نام آیا ہے:

۴۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ۵۔ حضرت ہارون علیہ السلام ۶۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام ۷۔ حضرت اسحاق علیہ السلام ۸۔ حضرت یعقوب علیہ السلام ۹۔ حضرت ادریس علیہ السلام ۱۰۔ حضرت آدم علیہ السلام ۱۱۔ حضرت نوح علیہ السلام

۳ (سورۂ طٰہٰ میں تین باتیں یہ ہیں: ا۔ تسلی رسول ﷺ ۲۔ حضرت موسی علیہ السلام کا قصہ ۳۔ حضرت آدم علیہ السلام کا قصہ

ا۔ تسلی رسول ﷺ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی تلاوت اور دعوت دونوں میں بے پناہ مشقت اٹھاتے تھے، راتوں کو نماز میں اتنی طویل قراءت فرماتے کہ پاؤں مبارک میں ورم آجاتا اور پھر انسانوں تک قرآن کے ابلاغ اور دعوت میں بھی اپنی جان جوکھوں میں ڈالتے تھے اور جب کوئی اس دعوت پر کان نہ دھرتا تو آپ کو بے پناہ غم ہوتا۔ اسی

لیے رب کریم نے کئی مقامات پر آپ کو تسلی دی ہے، یہاں بھی یہی سمجھایا گیا کہ آپ اپنے آپ کو زیادہ مشقت میں نہ ڈالیں، اس قرآن سے ہر کسی کا دل متاثر نہیں ہو سکتا، یہ تو صرف اس شخص کے لیے نصیحت ہے جو دل میں اللہ کا خوف رکھتا ہو۔

۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جو حالات اس سورت میں بیان کیے گئے ہیں ان کو ذہن نشین کرنے کے لیے چند عنوانات قائم کیے جاسکتے ہیں، یعنی باری تعالیٰ کے ساتھ شرفِ ہم کلامی، دریا میں ڈالا جانا، تابوت کا فرعون کو ملنا، پوری عزت اور احترام کے ساتھ رضاعت کے لیے لیے حقیقی والدہ کی طرف آپ کو لوٹا دینا، آپ سے ایک قبطی کا قتل ہونا لیکن اللہ کا آپ کو قصاص سے نجات دلانا، آپ کا کئی سال مدین میں رہنا۔ اللہ کی طرف سے آپ کو اور آپ کے بھائی حضرت ہارون علیہما السلام کو فرعون کے پاس جانے کا حکم، فرعون کے ساتھ موعظہ حسنہ کے اصول کے تحت مباحثہ، اس کا مقابلے کے لیے جادو گروں کو جمع کرنا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فتح، ساحروں کا قبولِ ایمان، راتوں رات بنی اسرائیل کا اللہ کے نبی کی قیادت میں مصر سے خروج، فرعون کا مع لاؤ لشکر تعاقب اور ہلاکت، اللہ کی نعمتوں کے مقابلے میں بنی اسرائیل کا ناشکرا پن، سامری کا بچھڑا بنانا اور اسرائیلیوں کی ضلالت، تورات لے کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طور سے واپسی اور اپنے بھائی پر غصے کا اظہار، حضرت ہارون علیہ السلام کا وضاحت کرنا وغیرہ۔

۳۔ حضرت آدم علیہ السلام کا قصہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرما کر مسجودِ ملائک بنایا، سب فرشتوں نے سجدہ کیا مگر شیطان نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا، اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا اب یہ تمھارا اور تمھاری بیوی کا دشمن ہے، جنت میں رہو یہاں آرام ہی آرام ہے نہ تم بھوکے ہوتے ہو نہ ننگے، نہ پیاسے ہوتے ہو نہ دھوپ سے تکلیف اٹھاتے ہو بس فلاں درخت کے قریب نہ جانا، مگر شیطان نے وسوسہ پیدا کیا۔ حضرت آدم و حواء علیہما السلام نے شجرِ ممنوع میں سے کچھ کھالیا، اللہ نے انھیں جنت میں سے نکال دیا، انھوں نے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی اللہ نے انھیں معاف فرمادیا۔

سترھواں پارہ

اس پارے میں دو حصے ہیں؛ ۱۔ سورۂ انبیاء ۲۔ سورۂ حج

۱ (سورۂ انبیاء میں تین باتیں یہ ہیں: ۱۔ قیامت ۲۔ رسالت ۳۔ توحید

۱۔ قیامت: بتایا گیا ہے کہ قیامت کا وقوع اور حساب کا وقت بہت قریب آ گیا ہے، لیکن اس ہولناک دن سے انسان غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ (نیز قربِ قیامت میں یاجوج اور ماجوج کو کھول دیا جائے گا اور وہ رہ بلندی سے اتر رہے ہوں گے۔ (۹۶(
نیز مشرکین اور ان کے اصنام قیامت کے دن دوزخ کا ایندھن بنیں گے۔ (۹۸

۲۔ رسالت: رسالت کے ضمن میں سترہ انبیائے کرام علیہم السلام کا ذکر ہے:

(۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام، (۲) حضرت ہارون علیہ السلام (۳) حضرت ابراہیم علیہ السلام، (۴) حضرت لوط علیہ السلام،
(۵) حضرت اسحاق علیہ السلام، (۶) حضرت یعقوب علیہ السلام، (۷) حضرت نوح علیہ السلام، (۸) حضرت داؤد علیہ السلام،
(۹) حضرت سلیمان علیہ السلام، (۱۰) حضرت ایوب علیہ السلام، (۱۱) حضرت اسماعیل علیہ السلام، (۱۲) حضرت ادریس علیہ السلام،
(۱۳) حضرت ذی الکفل علیہ السلام، (۱۴) حضرت یونس علیہ السلام، (۱۵) حضرت زکریا علیہ السلام،
(۱۶) حضرت یحیٰ علیہ السلام اور (۱۷) حضرت عیسیٰ علیہ السلام

ان سترہ میں سے کچھ انبیائے کرام علیہم السلام کے قصے قدرے تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں اور باقیوں کا اجمالی ذکر ہے۔

انبیائے سابقہ کے قصے بیان کرنے کے بعد بتایا گیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دین اور دنیا میں سارے جہانوں کے لیے رحمت ہیں، آپ نے اللہ کا پیغام انسانوں تک پہنچا دیا، مگر جب ہر قسم کے دلائل پیش کرنے کے بعد بھی لوگ نہ سمجھے تو آپ نے اللہ سے دعا کی، اسی دعا پر یہ سورت ختم ہوتی ہے، دعا یہ ہے: **قال رَبِّ احْكُم بِالْحَقِّ ۗ وَرَبُّنَا الرَّحْمَـٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ"**

"اے میرے پروردگار! حق کا فیصلہ کر دیجیے اور ہمارا پروردگار بڑی رحمت والا ہے، اور جو باتیں تم بناتے ہو ان کے مقابلے میں اسی کی مدد درکار ہے۔"

۳۔ توحید: توحید پر چھ دلائل ذکر کیے گئے ہیں: آسمان اور زمین دونوں ملے ہوئے تھے، ہم نے دونوں کو جدا جدا کر دیا۔ ہم نے ہر جاندار چیز کو پانی سے بنایا ہے۔ ہم نے زمین میں پہاڑ بنائے، تاکہ لوگوں کے بوجھ سے زمین ہلنے نہ لگے۔ ہم نے زمین میں کشادہ راستے بنائے، تاکہ لوگ ان پر چلیں۔ ہم نے آسمان کو محفوظ چھت بنایا۔ رات دن، سورج اور چاند کا نظام بنایا، ہر ایک اپنے اپنے مدار میں انتہائی تیز رفتاری سے گھوم رہا ہے، نہ ان میں ٹکراؤ ہوتا ہے اور نہ ہی وہ خلط ملط ہوتے ہیں۔

۲ (سورۂ حج میں چھ باتیں یہ ہیں: ا۔ قیامت: (قیامت کی ہولناکیوں کے دل دہلانے والی منظر کشی کی گئی ہے۔

۲۔ تخلیق انسان کے سات مراحل: (ا) مٹی (۲) منی (۳) خون کا لوتھڑا (۴) بوٹی (۵) بچہ (۶) جوان (۷) بوڑھا

۳۔ ملل اور مذاہب کے لحاظ سے چھ گروہ: مسلمان، یہودی، صابی (ستارہ پرست)، عیسائی، مجوسی (سورج، چاند اور آگ کا پجاری)، مشرک (بت پرست۔

۴۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اعلان حج: (حضرت ابرہیم علیہ السلام نے جبل ابی قبیس پر کھڑے ہو کر حج کا اعلان کیا تھا، یہ اعلان اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے زمین و آسمان میں رہنے والوں تک پہنچا دیا تھا۔

۵۔ مؤمنوں کی چار علامات: (ا) اللہ کا خوف، (۲) مصائب پر صبر، (۳) نماز کی پابندی، (۴) نیک مصارف میں خرچ کرنا

۶۔ دیگر احکامات: مثلاً مناسک حج، اقامتِ صلوۃ، ادائیگیٔ زکوۃ، جانوروں کی قربانی اور جہاد وغیرہ۔

اٹھارہواں پارہ

اس پارے میں تین حصے ہیں: ا۔ سورۂ مؤمنون مکمل (۲۔ سورۂ نور مکمل (۳۔ سورۂ فرقان ابتدائی حصہ

ا (سورۂ مؤمنون میں سات باتیں یہ ہیں: ا۔ استحقاقِ جنت کی سات صفات ۲۔ تخلیقِ انسان کے نو مراحل ۳۔ توحید ۴۔ انبیاء کے قصے ۵۔ نیک لوگوں کی چار صفات ۶۔ نہ ماننے والوں کے انکار کی اصل وجہ ۷۔ قیامت

ا۔ استحقاقِ جنت کی سات صفات: ا (ایمان، (۲) نماز میں خشوع، (۳) اعراض عن اللغو۔
(۴) زکوۃ، (۵) پاکدامنی، (۶) امانت داری، (۷) نمازوں کی حفاظت۔

۲۔ تخلیقِ انسان کے نو مراحل:

ا (مٹی (۲) منی (۳) جما ہوا خون (۴) لوتھڑا (۵) ہڈی (۶) گوشت کا لباس (۷) انسان (۸) موت (۹) دوبارہ زندگی

۳۔ توحید: آغازِ سورت میں توحید کے تین دلائل ہیں: (ا) آسمانوں کی تخلیق، (۲) بارش اور غلہ جات، (۳) چوپائے اور ان کے منافع۔

۴۔ انبیائے کرام کے قصے: ا (حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی کشتی کا ذکر) ۲ (حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کا ذکر۔
۳ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت مریم کا تذکرہ۔

۵۔نیک لوگوں کی چار صفات: ۱ اللہ سے ڈرتے ہیں، (۲) اللہ پر ایمان رکھتے ہیں، (۳) شرک اور ریا نہیں کرتے، (۴) نیکیوں کے باوصف دل ہی دل میں ڈرتے ہیں کہ انھیں اللہ کے پاس جانا ہے۔

۶۔نہ ماننے والوں کے انکار کی اصل وجہ: ان کے انکار کرنے اور جھٹلانے کی نہ یہ وجہ ہے کہ آپ کوئی ایسی نئی بات لے کر آئے ہیں جو پچھلے انبیائے کرام لے کر نہ آئے ہوں، نہ آپ کے اعلیٰ اخلاق ان لوگوں سے پوشیدہ ہیں، اور نہ یہ سچ مچ آپ کو (معاذاللہ) مجنون سمجھتے ہیں اور نہ ان کے انکار کی یہ وجہ ہے آپ ان سے معاوضہ مانگ رہے ہیں۔ اصل وجہ اس کے برعکس یہ ہے کہ حق کی جو بات آپ لے کر آئے ہیں، وہ ان کی خواہشات کے خلاف ہے، اس لیے اسے جھٹلانے کے مختلف بہانے بناتے رہتے ہیں۔

۷۔قیامت: روزِ قیامت جس کے اعمال کا ترازو وزنی ہوگا وہ کامیاب ہے اور جس کے اعمال کا ترازو ہلکا ہوگا وہ ناکام ہے۔

۲ (سورۂ نور میں دو باتیں یہ ہیں:

۱۔سولہ احکام و آداب ۲۔اہل حق اور اہل باطل کی تین مثالیں

۱۔سولہ احکام و آداب: زانی اور زانیہ کی سزا سو کوڑے ہیں۔ (احادیث سے ثابت ہے کہ یہ حکم غیر شادی شدہ کے لیے ہے) بدکار مرد یا عورت کو نکاح کے لیے پسند کرنا مسلمانوں پر حرام ہے۔ عاقل، بالغ، پاکدامن مرد یا عورت پر بغیر گواہوں کے زنا کی تہمت لگانے والے کی سزا اسی کوڑے ہیں۔ میاں بیوی کے لیے بجائے گواہوں کے لعان کا حکم ہے۔ جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر بعض منافقین نے بہتان لگایا جو کہ بہت بڑا بہتان تھا، مسلمانوں کی روحانی ماں پر لگایا گیا تھا، اللہ تعالیٰ نے دس آیات میں اس واقعے کا ذکر فرمایا ہے، ان آیات میں منافقین کی مذمت ہے اور مسلمانوں کو تنبیہ ہے کہ آئندہ کبھی اس قسم کی بہتان تراشی میں حصے دار نہ بنیں اور حرمِ نبوت کی عفت و عصمت کا اعلان فرمایا گیا۔ کسی کے گھر میں بلا اجازت داخل نہ ہوا کریں، اجازت سے پہلے سلام بھی کرلینا چاہیے۔ آنکھوں اور شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ نکاح کی ترغیب۔ جو غلام یا باندی کچھ روپیہ پیسہ ادا کرکے آزادی حاصل کرنا چاہتے ہوں ان کے ساتھ یہ معاہدہ کرلیا کریں۔ باندیوں کو اجرت کے بدلے زنا پر مجبور نہ کریں۔ چھوٹے بچوں اور گھر میں رہنے والے غلاموں اور باندیوں کو حکم ہے کہ اگر وہ نمازِ فجر سے پہلے، دوپہر کے قیلولے کے وقت اور نمازِ عشاء کے بعد تمھارے خلوت والے کمرے میں داخل ہوں تو اجازت لے کر داخل ہوں، کیونکہ ان تین اوقات میں عام طور پر عمومی استعمال کا لباس اتار کر نیند کا لباس پہن لیا جاتا ہے۔ بچے جب بالغ ہو جائیں تو دوسرے بالغ افراد کی طرح ان پر بھی لازم ہے کہ وہ جب بھی گھر میں آئیں تو اجازت لے کر یا کسی بھی طریقے سے اپنی آمد کی اطلاع دے کر آئیں۔ وہ عورتیں جو بہت بوڑھی ہو جائیں اور نکاح کی عمر سے گزر جائیں اگر وہ پردے کے ظاہری کپڑے اتار دیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ گھر میں داخل ہو کر گھر والوں کو سلام کریں۔ اجازت کے بغیر اجتماعی مجلس سے نہ اٹھیں۔ اللہ کے رسول ﷺ کو ایسے نہ پکاریں جیسے آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہیں۔

۲۔ اہل حق اور اہل باطل کے درمیان مثالیں:

پہلی مثال میں مومن کے دل کے نور کو اس چراغ کے نور کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے جو صاف شفاف شیشے سے بنی ہوئی کسی قندیل میں ہو اور اس قندیل کو کسی طاقچے میں رکھ دیا جائے تاکہ اس کا نور معین جہت ہی میں رہے جہاں اس کی ضرورت ہے، اس چراغ میں جو تیل استعمال ہوا ہے وہ تیل زیتون کے مخصوص درخت سے حاصل شدہ ہے۔ اس تیل میں ایسی چمک ہے کہ بغیر آگ دکھائے ہی چمکتا دکھائی دیتا ہے۔ یہی حال مومن کے دل کا ہے کہ وہ حصولِ علم سے قبل ہی ہدایت پر عمل پیرا ہوتا ہے پھر جب علم آجائے تو نور علی نور کی صورت ہو جاتی ہے۔

دوسری مثال؛ اہل باطل کے اعمال کی ہے جنھیں وہ اچھا سمجھتے تھے، فرمایا کہ ان کی مثال سراب جیسی ہے، جیسے پیاسا شخص دور سے سراب کو پانی سمجھ بیٹھتا ہے، لیکن جب قریب آتا ہے تو وہاں پانی کا نام ونشان بھی

انیسواں پارہ

اس پارے میں تین حصے ہیں: ۱۔ سورۂ فرقان (بقیہ حصہ(۲۔ سورۂ شعراء (مکمل(۳۔ سورۂ نمل (ابتدائی حصہ

۱ (سورۂ فرقان کے بقیہ حصے میں چار باتیں یہ ہیں: **1۔ قیامت** 2۔ **توحید** (آسمان، زمین اور رات دن کا خالق اللہ ہی ہے۔ 3۔ **رسالت** (نبی کو بشیر ونذیر بنا کر بھیجا گیا ہے۔ 4۔ **عباد الرحمٰن کی صفات** (عاجزی سے چلنا، جاہلوں سے اعراض، راتوں کو عبادت، جہنم کے عذاب سے پناہ مانگنا، خرچ کرنے میں اعتدال، نہ فضول خرچی نہ بخل، شرک سے اجتناب، قتل ناحق سے بچنا، زنا اور بدکاری سے پرہیز، جھوٹی گواہی سے احتراز، بری مجالس سے پہلو تہی، کتاب اللہ سے متاثر ہونا، نیک بیوی بچوں کی دعا اور یہ دعا کہ ہمیں ہادی اور مہتدی بنا

۲ (سورۂ شعراء میں تین باتیں یہ ہیں: ۱۔ **سات انبیائے کرام کے قصے** (حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام۔

۲۔ قرآن کی حقانیت: (اسے رب العالمین نے اتارا ہے، روح امین حضرت جبرائیل علیہ السلام کے واسطے سے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پر، لوگوں کو ڈرانے اور متنبہ کرنے کے لیے، واضح عربی زبان میں۔(

۳۔ شعراء کی مذمت کہ ان کے پیچھے تو بے راہ لوگ چلتے ہیں، یہ ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں، ایسی باتیں کہتے ہیں جو کرتے نہیں ہیں، البتہ وہ لوگ مستثنی ہیں جو ایمان لائے اور نیک اعمال اختیار کیے اور اللہ کو کثرت سے یاد کیا۔

۳ (سورۂ نمل کے ابتدائی حصے میں دو باتیں یہ ہیں؛ ۱ (قرآن کی عظمت ۲ (پانچ انبیائے کرام کا ذکر: (حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام۔ بالخصوص واقعۂ نمل، واقعۂ ہدہد اور واقعۂ ملکہ سبا۔

بیسواں پارہ

اس پارے میں تین حصے ہیں: ا۔ سورۂ نمل (بقیہ حصہ (۲۔ سورۂ قصص (مکمل (۳۔ سورۂ عنکبوت (ابتدائی حصہ

ا (سورۂ نمل کے بقیہ حصے میں دو باتیں یہ ہیں:

ا۔ توحید کے پانچ دلائل

1. آسمان، زمین، بارش اور کھیتیوں کا خالق وہی ہے۔
2. زمین، نہریں، پہاڑ اور سمندروں کا نظام وہی چلاتا ہے۔
3. مجبور، بے بس اور بیمار کی پکار اس کے علاوہ کوئی نہیں سنتا۔
4. بحری اور بری تاریکیوں میں راستہ وہی دکھاتا ہے، اسی نے ہواؤں کا نظام چلایا۔
5. پہلی بار بھی اسی نے پیدا کیا، دوبارہ بھی وہی پیدا کرے گا، رازق بھی وہی ہے۔

۲ ۔ قیامت (صور پھونکا جانا، پہاڑوں کا بادلوں کی طرح ہواؤں میں اڑنا، روز قیامت سب کا جمع ہونا، نیک لوگوں کو ان کی اچھائیوں کا انعام اور برے لوگوں کو ان کے کیے کی سزا کا ملنا۔

۲ (سورۂ قصص میں دو باتیں یہ ہیں:

ا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا تفصیلی قصہ ۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور قارون کا قصہ

۳ (سورۂ عنکبوت کے ابتدائی حصے میں تین باتیں یہ ہیں:

- **ا۔ توحید** (مشرکین کے بت مکڑی کے جالے کی طرح کمزور ہیں۔(
- **۲۔ رسالت** (آزمائش من جانب اللہ ضرور آتی ہے، اس ضمن میں چند انبیائے کرام کے قصے مذکور ہیں۔
- **۳ قیامت کا تذکرہ**

اکیسواں پارہ

اس پارے میں پانچ حصے ہیں:

۱۔ سورۂ عنکبوت (بقیہ حصہ (۲۔ سورۂ روم (مکمل (۳۔ سورۂ لقمان (مکمل (۴۔ سورۂ سجدہ (مکمل (سورۂ احزاب (ابتدائی حصہ ،

۱ (سورۂ عنکبوت کے بقیہ حصے میں چار باتیں یہ ہیں: ۱۔ تلاوت اور نماز کا حکم ۲۔ نماز کی فضیلت (کہ یہ برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے،

۳۔ معاندین اور ان کی ہٹ دھرمیوں کا ذکر ۴۔ دنیا کی بے ثباتی

۲ (سورۂ روم میں دو باتیں یہ ہیں ۱۔ دو پیش گوئیاں::

1۔ نو سال کے اندر اندر روم کے اہل کتاب (عیسائی) ایران کے بت پرستوں کو شکست دے دیں گے۔

2۔ اسی عرصے میں مسلمان مشرکینِ قریش پر فتح کی خوش منا رہے ہوں گے۔ (یہ بدر کی صورت میں ظاہر ہوئی،

۲۔ توحید کے ضمن میں اللہ کی عظمت کی سات نشانیاں:

1۔ اشیاء کو اضداد سے پیدا کرنا (زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے، 2۔ انسان کی پیدائش مٹی سے

3۔ زوجین کی محبت، 4۔ زمین و آسمان کی پیدائش، 5۔ رات اور دن کی نیند اور روزگار کی تلاش

6۔ بجلی کی چمک، بارش اور اس سے غلے کی پیداوار۔ 7۔ زمین اور آسمان کا مستحکم نظام

۳ (سورۂ لقمان میں تین باتیں یہ ہیں:

۱۔ توحید (اللہ کی قدرت کے چار دلائل؛1

1۔ بغیر ستون کا آسمان، 2۔ مضبوط و محکم پہاڑ۔ 3۔ رینگنے والے مویشی اور حشرات۔ 4۔ برسنے والی بارش

۲۔ حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو پانچ وصیتیں:

1۔ شرک نہ کرو۔ 2۔ اللہ تعالیٰ ہر چھوٹی بڑی چیز اور عمل کو آخرت میں سامنے لے آئیں گے۔

3۔ نماز، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، آزمائش میں صبر۔ 4۔ عاجزی اختیار کرو، تکبر سے بچو۔

5۔ معتدل چلو، مناسب آواز میں بات کرو۔

۳۔توحید کے ضمن میں یہ بتایا گیا کہ پانچ چیزوں کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے:

1۔بارش کہاں اور کتنی برسے گی؟ 2۔ قیامت کب آئے گی؟

3۔پیٹ میں بچہ کن اوصاف کا حامل ہے؟ 4۔موت کب اور کہاں آئے گی؟

5۔انسان کل کیا کرے گا؟

۴ (سورۂ سجدہ میں چار باتیں یہ ہیں:

ا۔ قرآن کی عظمت؛

۲۔توحید (آسمان وزمین کا خالق وہی ہے، ہر کام کی تدبیر وہی کرتا ہے، پانی کے ایک حقیر قطرے سے مختلف مراحل طے کرانے کے بعد انسان کو وجود بخشا پھر اسے انتہائی پرکشش صورت اور متناسب قدو قامت والا بنایا۔

۳۔ قیامت (مجرم اس دن سر جھکائے کھڑے ہوں گے، ان پر ذلت چھائی ہوئی ہو گی، وہ دنیا میں واپس آنے کی تمنا کریں گے، مومنین جو دنیا میں اللہ کے لیے اپنی راحتوں کو قربان کرتے ہیں، اللہ نے آخرت میں ان کے لیے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جنھیں کوئی نہیں جانتا۔

۴۔رسالت (حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات دیے جانے کا ذکر ہے،

۵ سورۂ احزاب کے ابتدائی حصے میں دو باتیں یہ ہیں:

ا۔زمانۂ جاہلیت کے تین غلط خیالات کی تردید کی گئی ہے:

1۔ان کا خیال تھا کہ بعض لوگوں کے سینے میں دو دل ہوتے ہیں، بتایا کہ دل تو بس ایک ہی ہوتا ہے، یا اس میں ایمان ہو گا، یا کفر ہو گا۔

2۔کلماتِ ظہار کہنے سے بیوی ہمیشہ کے لیے حرام نہیں ہوتی بلکہ کفارہ دینے سے حلال ہو جائے گی۔

3۔منہ بولا بیٹا شرعی احکام میں حقیقی بیٹے کی طرح نہیں ہوتا۔

۲۔ دو غزووں (غزوۂ احزاب اور غزوۂ بنی قریظہ) کا ذکر ہے۔

بائیسواں پارہ

اس پارے میں چار حصے ہیں: ا۔سورۂ احزاب (بقیہ حصہ (۲۔سورۂ سبا (مکمل (۳۔سورۂ فاطر (مکمل (۴۔سورۂ یٰس (ابتدائی حصہ

ا (سورۂ احزاب کے بقیہ حصے میں چار باتیں یہ ہیں: **1 ازواج مطہرات کے لیے سات احکام:**

1۔نزاکت کے ساتھ بات نہ کریں۔ 2۔بلا ضرورت گھر سے نہ نکلیں۔

3۔زمانۂ جاہلیت کی خواتین کی طرح اپنی زینت اور ستر کا اظہار کرتے ہوئے باہر نہ نکلیں۔ 4۔نماز کی پابندی کریں۔

5۔زکوۃ دیا کریں۔ 6۔اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں۔ 7۔قرآنی آیات کی تلاوت اور احادیث کا مذاکرہ کیا کریں۔

۲۔مسلمانوں کی دس صفات۔

۳۔نکاحِ رسول: جب حضرت زید بن حارثہ اور آپ کی پھوپھی زاد بہن حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے درمیان نباہ نہ ہو سکا اور ان کے درمیان جدائی واقع ہوگئی تو اللہ کے حکم سے خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب سے نکاح کر لیا۔

۴۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کا حکم

۲ (سورۂ سبا میں دو باتیں یہ ہیں:

ا۔حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کا قصہ ۲۔اہل سبا کے غرور و تکبر کا واقعہ

۳ (سورۂ فاطر میں دو باتیں یہ ہیں:

ا۔توحید کے دلائل

۲۔مسلمانوں کے تین گروہ

(1۔وہ مسلمان جن کے گناہ زیادہ ہوں 2۔نیکیاں اور گناہ برابر 3۔نیکیاں زیادہ ہوں،)

۴ (سورۂ یٰس کے ابتدائی حصے میں دو باتیں یہ ہیں:

ا۔رسالت ۲۔قریش کی مذمت

تیئیسواں پارہ

اس پارے میں چار حصے ہیں: ۱۔ سورۂ یٰس (بقیہ حصہ (۲۔ سورۂ صافات (مکمل (۳۔ سورۂ ص (مکمل (۴۔ سورۂ زمر (ابتدائی حصہ

۱ (سورۂ یٰس کے بقیہ حصے میں تین باتیں یہ ہیں:

۱۔ حبیب نجار کا قصہ (ایک بستی والوں نے اپنے تین انبیاء کو جھٹلایا، ان کی قوم کا ایک شخص جس کا نام حبیب نجار تھا نے انھیں سمجھانے کی کوشش کی تو انھوں نے اسے شہید کر دیا، جنت میں جا کر بھی اس نے تمنا کی کاش! میری قوم کو معلوم ہو جائے کہ مجھے کیسی نعمتیں ملی ہیں

۲۔ اللہ کی قدرت کے دلائل (1۔ مردہ زمین جسے بارش سے زندہ کر دیا جاتا ہے۔ 2۔ لیل و نہار اور شمس و قمر کا نظام۔ 3۔ کشتیاں اور جہاز جو سمندر میں چلتے ہیں۔

۳۔ قیامت (محشر کی ہولناکیاں، صور پھونکے جانے کا تذکرہ، اس دن مجرموں کے مونہوں پر مہر لگا دی جائے گی اور ان کے اعضاء ان کے خلاف گواہی دیں گے۔

۲ (سورۂ صافات میں دو باتیں یہ ہیں:

۱۔ جہنمیوں کا باہم لعن طعن اور جنتیوں کا خوشگوار مکالمہ

۲۔ انبیائے کرام علیہم السلام کے قصے (حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعوتِ توحید، انھیں بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم اور اس کی تعمیل، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کا قصہ، حضرت الیاس علیہ السلام کا قصہ جنھیں شام میں ایک ایسی قوم کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا تھا جو "بعل" نامی بت کی عبادت کرتی تھی، حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی شہوت پرستی کا قصہ، حضرت یونس علیہ السلام کے مچھلی کے پیٹ میں ہونے کا قصہ۔

۳ (سورۂ ص میں دو باتیں یہ ہیں:

۱۔ توحید (تمام انسانوں اور موت و حیات کے پورے نظام کے لیے ایک اللہ ہی کافی ہے۔ (

۲۔ رسالت (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی، قریش کی مذمت، تسلی کے طور پر حضرت داؤد علیہ السلام کے شکر کا قصہ اور حضرت ایوب علیہ السلام کے صبر کا قصہ اور دیگر انبیائے کرام کے قصے (

۴ (سورۂ زمر کے ابتدائی حصے میں دو باتیں یہ ہیں:

۱۔ قرآن کی عظمت **۲۔ توحید** (اللہ تعالیٰ انسان کو ماں کے پیٹ میں تین تاریکیوں میں پیدا فرماتے ہیں۔ مشرک کی مثال اس غلام کی سی ہے جس کے کئی آقا ہوں اور موحد کی مثال اس غلام کی سی ہے جس کا ایک ہی آقا ہو۔

چوبیسواں پارہ

اس میں تین حصے ہیں: 1 - سورہ زمر (بقیہ حصہ) 2 - سورہ مؤمن (مکمل) 3 - سورہ حم السجدۃ (ابتدائی حصہ

سورہ زمر کے بقیہ حصے میں کئی باتیں ہیں

- اللہ کی ربوبیت کا بیان, آسمان وزمین تمام کا خالق صرف اللہ ہی ہے اس کے قائل تمام انسان ہیں
- اللہ کی رحمت کی وسعت کا بیان, انسان کو کبھی بھی اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے
- جہنمیوں اور جنتیوں کے جہنم اور جنت میں داخل ہونے کی کیفیت کا بیان

سورہ مؤمن میں کئی باتوں کا بیان ہے

1- مومن کا بیان؛

- جب موسیٰ علیہ السلام کے قتل کی سازش فرعون کے دربار میں ہو رہی تھی تو ایک مومن جو اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا اس نے کہا اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ اس فرعون اور اس کے درباروں کو موسی علیہ السلام کے قتل سے ڈرایا اور کہا کہ اس کا انجام بہت برا ہوگا
- فرعون کے کبر وغرور کا بیان ہے کہ اس نے رب العزت کو دیکھنے کی ناپاک جسارت کرتے ہوئے ہامان کو ایک محل کی تعمیر کا حکم دیا
- اللہ سے اعراض کرنے والوں کی سزا کا بیان ہے سید خلون جھنم داخرین
- انسان کی تخلیق کا بیان۔ انسان کبھی مٹی تھا پھر نطفہ بنا پھر علقہ بنا پھر بچہ بنا پھر جوان ہوا پھر بوڑھا ہوا پھر مرا

سورہ حم السجدۃ میں کئی باتیں ہیں

- آسمان وزمین کی تخلیق۔ اللہ نے زمین اور اس کے اندر کی ساری چیزیں چار دن میں بنایا اور آسمان کو دو دن میں بنایا
- کافروں کی شرارت کا ذکر کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی تلاوت کرتے تو یہ لوگ شور مچاتے تاکہ لوگ تلاوتِ قرآن مجید کو نہ سن سکیں
- داعي کا بیان کہ اس سے بہتر بات کسی کی نہیں ہو سکتی اور داعی کو کون سا اسلوب استعمال کرنا چاہیے اس کا بیان ہے

پچیسواں پارہ

اس میں کل پانچ حصے ہیں؛ ۱ حم السجدہ (بقیہ حصہ ۲ سورہ شوری (مکمل ۳ سورہ زخرف (مکمل
۴ سورہ دخان (مکمل ۵ سورہ جاثیہ (مکمل

حم السجدۃ کے بقیہ حصہ اس بات کا بیان ہے کہ اللہ ہی عالم الغیب ہے جسے قیامت کا علم شگوفے میں کیا گیا ہے اس کا علم حمل میں کیا ہے اور وضع حمل کب ہو گا ان تمام باتوں کا علم اللہ کے علاوہ کسی کو نہیں ہے

سورہ شوری میں کئ باتیں ہیں

۱ اللہ تعالیٰ تمام خزانوں کا مالک ہے مقالید السموات والأرض یبسط الرزق لمن یشاء ویقدر

۲ اللہ کی قدرت کی بہت ساری نشانیاں ہیں بارش کا نزول آسمان وزمین کی تخلیق جانوروں کی پیدائش سمندر کی پیٹھ پر کشتیوں کا چلانا وغیرہ

۳ اولاد دینے کی طاقت صرف اور صرف اللہ کے پاس ہے وہ جسے چاہے صرف لڑکی دے جسے چاہے لڑکا دے اور جسے چاہے دونوں دے اور جسے چاہے بانجھ کر دے

سورہ زخرف میں بھی کئ باتوں کا بیان ہے

۱ گذشتہ اقوام کا اپنے آباؤاجداد کی تقلید اور اس کے نبی کی تکذیب ۲ موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا واقعہ

۳ جنتیوں اور جہنمیوں کا بیان کہ یہ دونوں اپنے اپنے ٹھکانے میں کس طرح زندگی گزار رہے ہوں گے

سورہ دخان میں کئ باتیں ہیں۔

۱ قرآن مجید کے نزول کا بیان ۲ شب قدر کا تزکرہ کہ اس میں تمام مظبوط امر کا فیصلہ ہوتا ہے

۳ اہل مکہ کی ہٹ دھرمی کہ نبوت کی نشانی دیکھنے کے باوجود اپنے کفر پر اڑے رہے اور کہا کہ یہ تو سکھایا ہوا مجنوں ہے

۴ . شجرۃ الذقوم کا بیان کہ یہ مجرموں کھانا ہو گا

سورہ جاثیہ میں بھی بہت سی باتیں ہیں

۱ اللہ کی نشانیوں کا تزکرہ ہے کہ آسمان وزمین، انسان، جانور، رات ودن کا آجانا بارش کا نزول اور ہواؤں کا اللہ کی قدرت کاملہ کی نشانی ہیں

۲ اللہ کی آیات کا مزاق اڑانے والے قیامت کے دن فراموش کر دیئے جائیں گے اور ان پر کوئی توجہ نہیں دی جائے گی۔

چھبیسواں پارہ

اس میں کل چھ حصے ہیں 1 سورۃ الأحقاف مکمل -2 سورۃ محمد مکمل -3 سورۃ الفتح مکمل -4 سورۃ الحجرات مکمل -5 سورۃ ق مکمل -6 سورۃ الذاریات ابتدائی حصہ

سورہ احقاف میں کئی باتیں مذکور ہیں -1 والدین کے ساتھ حسن سلوک کا بیان ہے -2 حمل کی اقل مدت کا بیان کہ وہ چھ ماہ ہے

-3 قوم عاد کی شرارت اور ان پر آنے والے عذاب کا تذکرہ ہے کہ ان پر ایسی ہوا چلی کہ اس نے سب کو تہ و بالا کر دیا

-4 جنوں کے ایمان لانے اور اپنی قوم میں داعی کی حیثیت سے کام کرنے کا بیان ہے

سورہ محمد میں بہت سی باتیں ہیں؛ -1 جنت کی مثال بیان کی گئی ہے کہ اس میں ایسی نہر ہے کہ جس کا پانی گدلا نہیں ہوتا دودھ کی نہر کہ جس کا نہیں بدلتا شراب کی نہر خالص شہد کی نہر اور ہر قسم کے پھل وغیرہ

-2 آدمی جب مال پا جاتا ہے یا سرداری اور منصب کا مالک ہو جاتا ہے تو رشتہ کو نہیں نبھاتا ہے -3 اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم کی مخالفت اعمال کی بربادی کا ذریعہ ہے

سورہ فتح کی بعض باتیں یہ ہیں

-1 اس سورت میں فتح مبین سے مراد یا تو صلح حدیبیہ ہے یا فتح مکہ مکرمہ جیسا کہ مفسرین کے یہاں اختلاف ہے

-2 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ کی تعظیم و توقیر اور مدد کرنے کا بیان ہے

-3 صلح حدیبیہ کے بعض حالات کا بیان -4 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کا تذکرہ کہ آپ مسجد حرام کی زیارت کریں گے

-5 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بعض عمدہ صفات کا بیان

سورہ حجرات میں کئی باتیں ہیں -1 نبوت و رسالت کا مقام -2 دو جماعتوں کے درمیان اختلاف کی صورت میں اصلاح کی کوشش اور بغاوت کرنے والی جماعت کے مد مقابل کھڑے ہونا یہاں تک کہ وہ راہ راست پر آ جائے

-3 سماج کو تباہ کرنے والی بعض صفات کا بیان کہ ان سے بچنا چاہئے جیسے غیبت چغلی بدگمانی سخریہ برے القاب سے خطاب وغیرہ

سورہ ق کی چند باتیں یہ ہیں -1 قیامت کا بیان کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے گا

-2 قوم نوح اصحاب الرس ثمود عاد فرعون اور اخوان لوط کی تکذیب کا بیان ہے -3 جہنم کی کشادگی اور جنت کی قربت کا تذکرہ ہے

-4 آخرت کے میدان میں کس طرح لائے جائیں گے اور مشرکین کو کیسے عذاب شدید میں ڈالا جائے گا اس کا بیان ہے

سورہ ذاریات کے ابتدائی حصے کی بعض باتیں یہ ہیں

-1 حساب وکتاب ہو کر رہیگا اس سے مفر نہیں ہے

-2 متقیوں کے بعض صفات کا بیان کہ وہ رات میں بہت کم سوتے ہیں سحر کے استغفار کرتے ہیں اور اپنے مالوں میں سائل اور محروم کا حق فراموش نہیں کرتے

-3 ابراہیم علیہ السلام کے پاس مہمانوں کے آنے اور ان کی ضیافت کا تذکرہ ہے

ستائیسواں پارہ

اس میں سورہ ذاریات کا بقیہ حصہ ہے جس میں فرعون اور اس کے اہل کاروں کے دریا میں ڈبوئے جانے قوم عاد کے ہوا کی نذر کئے جانے اور قوم ثمود اور قوم نوح علیہ السلام کے عذابوں میں گرفتار کئے جانے کا بیان ہے

سورہ طور میں کئی باتیں ہیں

- قیامت کا بیان ہے
- جنتی جنت میں کس طرح گھومیں پھریں گے اور ان کا اعتراف کیسا ہو گا اس کا تذکرہ ہے
- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اہل مکہ نے کیا کیا کہہ کر اذیتوں کا شکار کیا اس کی جانب اشارہ ہے

سورہ نجم میں کئی باتیں مذکور ہیں

- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو دو مرتبہ ان کی اصلی حالت میں دیکھا ابتداء نبوت میں اور معراج کے موقع پر سدرۃ المنتہی کے پاس
- انسان کی کوشش رائیگاں نہیں جاتی ہے شرط یہ ہے کہ وہ اپنی کوشش میں مخلص ہو

سورہ قمر میں کئی باتیں ہیں

- چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت کی نشانی اور کھلا ہوا معجزہ تھا
- پورا قرآن مجید انسانوں کے لئے نصیحت ہے اسی لئے اسے بہت آسان بنادیا گیا ہے تاکہ ہر شخص سمجھ کر اپنی زندگی میں نافذ کر سکے،
- مختلف قوموں کے دنیا میں عذاب میں مبتلا ہونے اور آخرت کے دن پریشانی میں گھرنے کا بیان ہے

سورہ رحمٰن میں بھی کئی باتوں کا بیان ہے

-1 قیامت کے دن حساب وکتاب کے لئے ترازو قائم کیا جائے گا

-2 اللہ نے انسانوں کو دنیا میں بے شمار نعمتیں دی ہیں اور اچھے لوگوں کو آخرت میں مختلف نعمتوں سے نوازے گا ان کا تذکرہ کرکے بار بار یہ سوال کیا ہے؟ کہ اے انسانو اور جنو تم سب رب کی کن کن نعمتوں کا انکار کروگے؟

سورہ واقعہ کی بعض باتیں یہ ہیں

- قیامت کس طرح واقع ہوگی اس کی ہلکی سی جھلک بتائی گئی ہے
- قیامت کے روز لوگ تین زمرے میں ہونگے سابقین اولین، اصحاب الیمین اور اصحاب المشئمہ یعنی جہنمی لوگ
- اللہ کی قدرت کاملہ کا بیان نطفہ سے بچے کی پیدائش، کھیت میں پودے کا اگانا، آسمان سے بارش نازل کرکے اسے پینے کے لئے میٹھا بنانا، درختوں سے آگ پیدا کرنا یہ سب اللہ ہی کی کاریگری اور قدرت ہے کسی انسان کے بس کی بات نہیں ہے

سورہ حدید کی بعض باتیں یہ ہیں

- اللہ کی وحدانیت کا بیان
- فتح مکہ سے پہلے خرچ کرنے والوں اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والوں کی فضیلت کا بیان ہے
- قیامت کے دن مومنوں کو ایک نور دیا جائے گا جس کی روشنی میں وہ چل رہے ہوں گے اور منافقین اس نور سے محروم ہونگے
- لوہا کے فوائد کا بیان ہے کہ اس سے ہتھیار بناتے ہو اور دوسرے منافع حاصل کرتے ہو جیسے: گھر بنانا، گاڑی بنانا پل وغیرہ

اٹھائیسواں پارہ

اس میں کل 9 سورتیں ہیں

سورہ مجادلہ؛ خولہ بنت ثعلبہ رضي اللہ عنھا کے شوہر نے ان سے ظہار کر لیا جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ عورت اپنے شوہر کے لئے حرام ہو گئی، خولہ پریشان ہوئی کہ اب کیا ہو گا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اپنی فریاد پیش کیا اور بار بار پیش کیا ہر بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرماتے رہے کہ تو اپنے شوہر کے لئے حرام ہو گئی آخر اس عورت نے اپنا رب کی طرف اٹھا دیا تو رب نے فوراً لبیک کہا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ سورت نازل کی جس میں ظہار کے کفارہ کا بیان ہے یا تو ایک غلام آزاد کیا جائے یا مسلسل دو ماہ کے روزے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے

سورہ حشر؛ بنو نضیر قبیلے نے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکے سے قتل کرنا چاہا تو آپ نے ان پر چڑھائی کیا کئی دنوں کے محاصرے کے بعد وہ لوگ وہاں سے نکلنے پر تیار ہوئے چنانچہ انہیں جلاوطن کیا گیا اور یہ پہلی جلاوطنی تھی جو خیبر کی جانب ہوئی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں ملک شام کی طرف نکال دیا گیا

-2 ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان رسول کی ضیافت کا بیان اور میزبان کی تعریف ہے

-3 اللہ تعالی کے بعض صفات کا بیان

سورہ ممتحنہ

اس سورت میں کئی باتیں ہیں -1 مسلمانوں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ وہ اسلام دشمنوں سے دوستی نہ کریں کیونکہ ان سے اسلام کو ہمیشہ تکلیف ہی پہنچی ہے

-2 جب عورتیں ہجرت کر کے مدینہ منورہ آنے لگیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ ان سے اس بات پر بیعت لیں کہ وہ شرک نہیں کریں گی چوری نہیں کریں گی زنا نہیں کریں گی اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی اور بہتان تراشی نہیں کریں گی

سورہ صف

1 جس چیز کی نصیحت کی جائے اس پر پہلے عمل کیا جائے ورنہ داعی مجرم ہو گا

2 جہاد کرنے والے اللہ کی نگاہ میں محبوب ہیں

3 کوئی کتنی ہی طاقت صرف کر دے لیکن نور الہی یعنی اسلام مٹا نہیں سکتا ہے

سورہ جمعہ

- جمعہ کی فضیلت اور اس کے بعض آداب کا بیان ہے ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے مال تجارت آیا لوگ آپ کو قیام کی حالت میں چھوڑ کر چلے گئے جس پر سورت نازل ہوئی
- بے عمل علماء کا بیان کہ وہ مثل گدھے کے ہیں جس پر بوجھ لدا ہوا ہے لیکن اسے یہ نہیں معلوم کہ یہ بوجھ کس چیز کا ہے

سورہ منافقون

1 اس بات کا بیان ہے کہ منافقین رسالت کی گواہی دینے میں جھوٹے ہیں نیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ان کی چالبازیوں سے ہشیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے نیز غزوہ احد کے موقع پر رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابی نے یہ کہا تھا کہ مدینہ میں ہم رہیں گے نبی اور مسلمان نہیں، عزت والے ہم ہیں نبی اور مسلمان نہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب اس سورت میں دیا ہے

-2 مومنوں کو اس بات کی تنبیہ کی گئی ہے کہ کہیں یہ مال اور اولاد تمہاری بربادی کا ذریعہ نہ بن جائیں

سورہ تغابن

قیامت کے دن جنتی جنت میں رہتے ہوئے غبن کریں گے وہ اس طرح سے کہ وہ لوگ جو جہنم میں چلے گئے ان کا بھی گھر جنت میں بنایا گیا ہے اب ان کے جہنم میں جانے کی وجہ سے جنت والا گھر خالی رہے گا تو جنتی اس پر قبضہ جمالیں گے اسی وجہ سے اس دن کا ایک نام یوم التغابن بھی پڑ گیا

-2 مومنوں کو متنبہ کیا گیا ہے کہ تمہاری بیویوں اور اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں تمہیں ان سے چوکنا رہنے کی ضرورت ہے

سورہ طلاق

-1 طلاق کے بعض مسائل کا بیان

-2 مختلف قسم کی عورتوں کی عدت کا بیان کہ نابالغہ اور آئسہ کی عدت تین ماہ حمل والیوں کی عدت وضع حمل وغیرہ

-3 متقیوں کو پریشانی سے نجات ملے گی بے حساب رزق ملے گا ان کے معاملات آسان ہونگے ان کے گناہ مٹائے جائیں گے اور اجر عظیم ملے گا

سورہ تحریم

1 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب بنت جحش کے پاس کچھ دیر ٹھہرتے اور وہاں شہد پیتے حضرت حفصہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما نے وہاں معمول سے زیادہ ٹھہرنے سے روکنے کے لئے اسکیم تیار کی کہ ان میں سے جس کے پاس بھی نبی آئیں تو وہ ان سے یہ کہے کہ آپ کے منہ سے مغافیر کی بو آرہی ہے چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا آپ نے فرمایا: میں نے تو زینب کے صرف شہد پیا ہے اب میں قسم کھاتا ہوں کہ یہ نہیں پیوں گا لیکن یہ بات تم کسی کو مت بتلانا اس پر یہ سورت نازل ہوئی

-2 دو جہنمی عورتوں کا بیان ہے اور یہ دونوں نبی کی عورتیں ہیں (نوح، لوط علیہا السلام) اور ان کا کافروں کے لئے بطور مثال ہے اور مومنین کے لئے دو عورتوں کی مثال بیان کی گئی ہے ایک فرعون کی بیوی آسیہ اور دوسرے عمران علیہ السلام کی بیٹی مریم علیھا السلام

انتیسواں پارہ

سورہ ملک؛ -1 توحید کا بیان -2 جہنم میں داخل ہونے والوں اور داروغہ جہنم کے درمیان مکالمہ

سورہ قلم ؛ -1 باغ والوں کا واقعہ کہ جن کا باغ غرباء و مساکین کے حقوق کی ادائیگی نہ کرنے کے نتیجے میں باغ آگ کی نذر ہو گی

ا2- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عالی کا بیان ہے

سورہ الحاقۃ؛ -1 مختلف قوموں کے عذاب میں گرفتار کئے جانے کا بیان

-2 قیامت کے وقوع کا بیان اور اچھے لوگوں کے جنت میں داخل ہونے اور بروں کے جہنم میں جانے کا بیان اور اسباب کا تذکرہ

سورہ المعارج؛ -1 قیامت کے وقوع کا انداز -2 انسانوں کے بعض صفات کا بیان -3 جنتیوں کے صفات کا بیان

سورہ نوح؛ -1 نوح علیہ السلام کے طویل تبلیغ اور ان کے طریقہ دعوت کا بیان

-2 استغفار کے فوائد کہ بارش نازل ہو گی مال میں اضافہ ہو گا نرینہ اولاد ملے گی باغات اور نہریں حاصل ہو نگی

-3 ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر بتوں کا بیان کہ نوح علیہ السلام کی قوم نے کہا کہ ہم انہیں نہیں چھوڑ سکتے

سورہ الجن؛ -1 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وادی نخلہ میں گئے نماز میں قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے جنوں کی ایک جماعت کا گزر ہوا تو انہوں نے قرآن مجید سنا اور ایمان لے آئے

-2 مسجدیں صرف اور صرف اللہ کی عبادت کے لئے ہیں ان میں کسی اور کو نہیں پکارا جائے گا

سورہ المزمل؛ -1 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا حال بیان کیا گیا ہے کہ آپ پوری رات عبادت کرتے تھے چنانچہ آپ پابندی لگائی گئی کہ پوری رات عبادت نہ کریں

-2 قرآن مجید میں سے جو آسان ہو اسے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے نماز قائم کرنے زکات ادا کرنے اور قرض حسنہ دینے کا حکم ہے

سورہ مدثر -1 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ آپ تبلیغ کے لئے اٹھ کھڑے ہوں اور اپنے رب کی کبریائی بیان کریں

-2 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے انکار کرنے والے جہنم کا ایندھن بنیں گے اور پھر جہنم کی بعض صفات کا بیان ہے

-3 جنتیوں اور جہنمیوں کا مکالمہ اور جہنم میں داخل ہونے کے اسباب کا بیان کہ ہم نمازی نہیں تھے مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے ہم گپ ہانکا کرتے تھے اور قیامت کو جھٹلاتے تھے

سورہ القیامۃ؛ -1 جب قیامت قائم ہو گی انسان حیران ہو گا اور کہے گا این المفر کہاں بھاگ کر جاؤں لیکن وہاں نہ کوئی بھاگ سکتا ہے اور نہ تو رب کی پکڑ سے بچ سکتا ہے۔

– 2 جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ جلدی جلدی پڑھتے کہ کہیں بھول نہ جاؤں اللہ نے فرمایا: اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ جلدی نہ کریں بلکہ غور سے سنیں، پڑھانا ہماری ذمہ داری ہے۔

-3 قیامت کے دن بہت سے چہرے تروتازہ ہونگے اور اپنے رب کو دیکھ رہے ہونگے اور بہت سے چہرے پژمردہ ہونگے۔

سورہ دھر؛ -1 انسانوں پر ایک ایسا بھی دور آیا ہے کہ جب وہ کچھ بھی نہ تھا پھر اللہ عدم سے وجود بخشا۔

-2 جنتیوں اور جہنمیوں کا بیان ہے۔

-3 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آنے والی اذیتوں پر صبر کی تلقین کی گئی ہے صبح وشام رب کے ذکر وفکر میں مشغول رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

سورہ مرسلات -1 قیامت کا بیان اور اس کے وقوع کے وقت آسمان پہاڑ اور ستاروں کی کیا حالت ہو گی اس کا نقشہ کھینچا گیا ہے 2- قیامت کے وقوع، مجرموں کو دبوچ لئے جانے، انسان کی پیدائش، زمین کا بنایا جانا اس میں مضبوط پہاڑوں کا رکھنا اور پھر جہنم کے شعلوں کا بیان کافروں اور مشرکوں کا قیامت کے دن نا بولنا اور ان کے علاوہ اور بہت سی چیزوں کا تذکرہ کرتے ہوئے بار بار یہ کہا گیا کہ ان واضح چیزوں کے جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے اور

یہ بات تقریباً دس مرتبہ دہرائی گئی ہے اور آخر میں کہا گیا کہ اگر تم ان باتوں پر ایمان نہیں رکھتے تو پھر کس بات پر ایمان لاؤ گے ؟

تیسویں پارہ

آغاز **سورۃ نباء** سے ہوتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کی گھڑیوں کا ذکر کیا ہے کہ قیامت کی آمد ایک بہت بڑی خبر ہوگی اس کی آمد سے قبل بہت سے لوگوں کو اس کے ہونے کے بارے میں شبہات تھے۔اس سورت میں اللہ پاک نے جہنمیوں کی سزا کا ذکر کیا کہ وہ کس طرح صد ہا ہزار سال جہنم میں پڑے رہیں گے۔تقویٰ والوں کے لیے اس دن بڑی کامیابی ہوگی اور ان کو باغ اور انگور، اٹھتی جوانیوں والی ہم سِنیں اور چھلکتے جام دیے جائیں گے اور اس دن وہ کوئی بیہودہ بات اور بہتان نہ سنیں گے۔اس دن وہی بول سکے گا جسے رحمٰن اجازت دے گا۔اس دن منکرِ حق پکار اٹھے گا کہ اے کاش میں نابود ہوتا یعنی مٹی ہوتا۔

سورۃ نازعات :۔اس میں اللہ پاک فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اور اس نے اپنے آپ کو نفسانی خواہشات سے بچا لیا تو اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔قیامت کا دن آ کر رہے گا چنانچہ اس کی تیاری کرنی چاہیے۔نیز حضرت موسیٰ اور فرعون والے واقعے کا ذکر کر کے مخاطبینِ محمد کو خبر دار کیا گیا ہے کہ اگر وہ دعوت کو جھٹلائیں گے تو انھیں آخرت کے عذاب کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی سزا دی جائے گی۔

سورۃ عبس؛ جس میں اللہ پاک نے نبی کریم کو دعوتِ دین کے کام میں کم رُو کم حیثیت لوگوں سے بھی برابر کا معاملہ کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔نیز قیامت کی گھڑیوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ جب قیامت کا دن آئے گا تو بھائی اپنے بھائی سے، بیٹا اپنے والدین سے اور بیوی اپنے شوہر سے بھاگے گی اور والدین اپنے بیٹے سے بھاگیں گے۔ہر کسی کی خواہش ہوگی کہ وہ آگ سے کسی بھی طور بچ جائے چاہے اس کے بدلے کسی بھی دوسرے کو پکڑ لیا جائے۔

سورۃ تکویر ۔اس میں اللہ پاک نے قیامت کی ہولناکیوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ اس دن زندہ گاڑ ڈالی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ اس نے کیا گناہ کیا تھا کہ اسے مارا گیا۔اس دن ہر شخص جان لے گا کہ وہ کیا لے کر آیا ہے اور پیچھے کیا چھوڑ کر آیا ہے۔نیز ارشاد ہے کہ قرآنِ مجید کسی شیطان کا الہام نہیں ہے بلکہ دو جہانوں کے رب کا کلام ہے اور ان لوگوں کے لیے نصیحت ہے جو صراطِ مستقیم پر چلنا چاہتے ہیں۔نیز ارشاد ہے کہ تم لوگ فقط وہی کچھ چاہ سکتے ہو جو اللہ رب العالمین چاہیں۔

سورۃ انفطار؛ جس میں اللہ پاک نے انسان سے پوچھا ہے کہ تجھے تیرے کریم رب کی طرف سے کس نے دھوکے میں ڈال دیا ہے؟ پھر قیامت کی ہولناکیوں کا ذکر کرتے ہوئے دنیا میں انسانوں کا حساب کتاب کا روزنامچہ لکھنے والے فرشتوں کا ذکر کیا گیا ہے جنھیں کراماً کاتبین کہا جاتا ہے۔یہ دو فرشتے ہیں جو انسانوں کی روزانہ کارگزاری لکھتے ہیں اور یہی اعمال نامہ قیامت کے دن انسانوں کو پیش کیا جائے گا۔قیامت کا دن بدلے کا دن ہے اور اس دن کوئی کسی کے لیے کچھ نہ کر سکے گا۔

سورۃ مطففین ؛ جس میں ناپ تول میں ڈنڈی مارنے والوں کی مذمت کی گئی ہے اور قیامت کے واقع ہونے اور اجتماعی اخلاقیات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ارشاد ہے کہ تباہی ہے ڈنڈی مارنے والوں کے لیے جو اپنے لیے ترازو کی پوری تول لیتے ہیں لیکن دوسروں کے لیے تول میں ڈنڈی مارتے ہیں۔پروردگار کے حضور پیشی ہونے پر انھیں بربادی کا سامنا ہوگا۔فرمانبرداروں اور نافرمانوں کا نامہ اعمال ایک سا نہیں ہوگا۔ارشاد ہوا کہ ہماری آیتیں گزرے زمانے کے لوگوں کے افسانے نہیں ہیں۔فرمانبرداروں کا نامہ اعمال علیین ہوگا اور ان کے چہروں پر عیش کی تازگی ہوگی اور ان کو نفیس ترین سربند (Sealed) شراب پلائی جائے گی جس پر مشک کی مہر ہوگی اور اس میں تسنیم کی آمیزش ہوگی۔اس دن وہ لوگ جو مجرم ہوئے اور ایمان والوں پر ہنستے تھے، آج ان پر ایمان والے ہنسیں گے اور ان کا انجام دیکھیں گے اور ان کے کرتوتوں کا بدلہ۔(یاد رہے کہ کسی جگہ نوکری کرتے ہوئے پوری محنت نہ کرنا بھی ڈنڈی مارنا ہے، ملازم کا استحصال کرنا بھی ڈنڈی مارنا ہے، حکومتی ٹیکس چوری کرنا بھی ڈنڈی مارنا ہے، ایک دوسرے کے حقوق کا خیال نہ رکھنا جیسے ساس بہو، میاں بیوی بچوں وغیرہ کا ایک دوسرے کے حقوق و فرائض پورے نہ کرنا وغیرہ بھی ڈنڈی مارنا ہے، اختیارات کا ناجائز استعمال بھی ڈنڈی مارنا ہے، ڈاکٹر یا مکینک کا جان بوجھ کر آپریشن میں یا گاڑی میں خرابی چھوڑ دینا یا ڈال دینا بھی ڈنڈی مارنا ہے، بجلی یا گیس کا کنڈا ڈالنا بھی ڈنڈی مارنا ہے۔وغیرہ وغیرہ۔)

سورۃ انشقاق ؛ جس میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا ہے کہ انسان محنت و مشقت کا خوگر ہے اور اس کو چاہیے کہ اپنے پروردگار کے لیے محنت کرے جس سے اس نے ملاقات کرنی ہے۔اگر انسان اپنے پروردگار کے لیے محنت کرے گا تو اس کو آسان حساب کا سامنا کرنا پڑے گا۔نیز قیامت کے دلائل دیتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ منکرینِ حق کو کیا ہوگیا ہے کہ جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدہ ریز نہیں ہوتے۔ان کو دردناک عذاب کی خوش خبری سنا دیجیے۔

سورۃ بروج ؛ جس میں اللہ پاک نے اہلِ ایمان پر ظلم و ستم کرنے والوں اور دعوت کے مقابلے میں چالیں چلنے والوں کو برے انجام کی خبر دیتے ہوئے اصحابِ اخدود کی بستی کا ذکر کیا ہے جنھیں ایمان لانے کی پاداش میں انتقام کا نشانہ بنایا گیا۔اہلِ ایمان نے فرعون و ثمود وغیرہ کے لشکروں کی اس سزا کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا لیکن دعوتِ توحید سے دستبردار ہونا گوارا نہیں کیا۔نیز ارشاد ہوا کہ قرآنِ مجید بلند پایہ ہے اور لوحِ محفوظ میں ہے۔

سورۃ طارق ۔اس میں اللہ پاک نے بتایا ہے کہ رات کو نمودار ہونے والے تارے گواہی دیتے ہیں کہ ہر جان پر ایک نگہبان مقرر ہے، اور فرمایا ہے کہ کس طرح انسان کو پانی کے معمولی قطرے سے تخلیق کیا گیا۔جو خدا انسان کو پانی کے معمولی قطرے سے پیدا کر سکتا ہے وہ انسان کو موت کے بعد بآسانی زندہ بھی کر سکتا ہے اس لیے انسان کو اپنی حقیقت کو فراموش نہیں کرنا چاہیے۔قرآن ایک دوٹوک بات ہے اور کوئی ہنسی مذاق نہیں۔اور (اے نبی، آپ کے مقابلے میں) یہ لوگ ایک چال چل رہے ہیں، اور میں بھی ایک چال چل رہا ہوں۔اس لیے ان منکرینِ حق کو ذرا دیر کے لیے چھوڑ دیجیے۔

سورۃ الاعلیٰ ؛ جس میں اللہ پاک نے بیان فرمایا ہے کہ لوگوں کی نگاہ دنیا کی زندگی پر ہوتی ہے لیکن حقیقی اور باقی رہنے والی زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔کامیاب وہ ہے جس نے پاکیزگی اختیار کی، رب کا ذکر کیا اور نماز پڑھی۔یہی بات پچھلے یعنی حضرت ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں بھی اتری ہے۔

سورۃ فجر ؛؛ جس میں اللہ پاک نے سابق نافرمان اقوام عاد، ثمود اور فرعون کا ذکر کرتے ہوئے ان کے انجام سے ڈرایا ہے اور انسانی معاشرے کی اخلاقی حالت کا جائزہ لیتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ لوگ یتیم کی عزت نہیں کرتے اور مسکین کو کھانا کھلانے کے لیے ایک دوسرے کو نہیں ابھارتے اور میراث کا مال ہڑپ کر جاتے ہیں۔قیامت قائم ہونے کے بعد یہ لوگ کہیں گے کاش ہم نے اس زندگی کے لیے کچھ کیا ہوتا۔جب قیامت کا دن آئے گا تو اللہ مومن کو مخاطب ہوکر کہیں گے کہ اے نفسِ مطمئنہ، اپنے پروردگار کی طرف راضی ہوکر پلٹ جا اور میرے بندوں اور میری جنت میں داخل ہوجا۔

سورۃ البلد ؛؛ جس میں اللہ پاک فرماتے ہیں کہ نہیں، میں اس شہر یعنی مکہ کی گواہی دیتا ہوں اور (اے نبی) آپ اس شہر میں رہتے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تم سب کے باپ ابراہیم اور اس کی اولاد کو کہ جب انسان پیدا ہوا تو سخت مشکل میں تھا۔پھر اللہ پاک نے انسان پر اپنے انعامات کا ذکر کیا ہے کہ اللہ نے اس کو دو آنکھیں، زبان اور دو ہونٹ

عطا فرمائے اور اس کی رہنمائی دو راستوں (ہدایت اور گمراہی) کی طرف کی ہے۔اس کی مرضی ہے کہ وہ کس راستے کا انتخاب کرتا ہے۔جو صحیح راستے پر چلے گا جنت میں جائے گا اور جو غلط راستہ اختیار کرے گا وہ جہنمی ہو گا۔

سورۃ شمس جس میں ارشاد ہے کہ اللہ نے نفس کو تخلیق کیا اور اس میں نیکی اور برائی کو الہام کر دیا، تو جو اپنے نفس کو آلودہ کرے گا وہ تباہ ہوجائے گا اور فلاح اسے ملے گی جو اپنے نفس کو پاک کرے گا۔نیز قومِ ثمود کا ذکر ہے کہ انھوں نے اونٹنی کی پنڈلیاں کاٹ دیں جس کی سزا میں اللہ نے ان پر ایسی آفت توڑی کہ سب کو برابر کر دیا۔

سورۃ الیل ؛؛ جس میں اللہ نے فرمایا ہے کہ جس نے صدقہ دیا اور نیکی کی تائید کی اس کے لیے جنت کی راہ آسان کی جائے گی اور جس نے بخل کیا اور اچھی بات کو جھٹلایا اس کے لیے مشکل راستے یعنی جہنم کے راستے کو ہموار کر دیا جائے گا۔

سورۃ الضحیٰ ؛؛ جس میں اللہ پاک نے نبی کریم کو تسلی اور آئندہ ایک بڑی کامیابی کی بشارت دی ہے۔نیز اس امر کی تلقین کی گئی ہے کہ پروردگار کی نعمتوں کا اعتراف کرنا چاہیے اور ان کا اظہار بھی کرنا چاہیے، یعنی تحدیثِ نعمت اللہ کا حکم ہے۔

سورۃ الم نشرح ؛؛ جس میں نبی کریم کو تسلی دی گئی کہ ہم نے آپ کا سینہ کھول دیا ہے اور آپ کا بوجھ ہلکا کر دیا ہے اور آپ کے تذکروں کو بلند کر دیا ہے۔اور بے شک ہر تنگی کے بعد آسانی ہے۔

سورۃ التین ؛؛ جس میں تین اور زیتون کے پہاڑوں والے ملکوں یعنی فلسطین اور شام اور طورِ سینین کی قسم کھا کر فرمایا گیا ہے کہ مکہ امن والا شہر ہے اور انسان کو بہترین ساخت میں پیدا کیا گیا ہے۔پھر وہ خود ہی پستی میں چلا گیا۔مگر جو لوگ ایمان لائے اور اعمالِ صالح کیے ان کے لیے کبھی ختم نہ ہونے والا اجر ہے۔

سورۃ علق ؛؛ جو اللہ کی طرف سے اترنے والی پہلی وحی ہے۔ارشاد ہے کہ ہم نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا ہے اور حضرت محمد علیہ السلام کو اللہ نے اپنے نام سے پڑھنے کا حکم دیا ہے اور ارشاد فرمایا کہ ہم نے انسان کو قلم کے ذریعے علم سکھایا جو کہ وہ نہیں جانتا تھا۔نیز نماز و عبادت سے روکنے والوں کے برے انجام کی خبر دی گئی ہے اور سجدوں کے ذریعے اللہ سے قریب ہونے کو ارشاد فرمایا گیا ہے۔

سورۃ قدر ؛؛ جس میں ارشاد ہے کہ ہم نے اس قرآن کو تقدیر کے فیصلوں والی رات یعنی ایسی رات میں نازل کیا جس میں بڑے بڑے فیصلے ہوتے ہیں اور قدر والی رات ہزار مہینوں سے زیادہ فضیلت کی حامل ہے۔اس رات میں فرشتے اور روح الامین احکامات لے کر اترتے ہیں اور یہ رات طلوعِ فجر تک سلامتی ہے۔

سورۃ بینہ ؛؛ جس میں قریش اور اہلِ کتاب کے بعض لوگوں یعنی مشرکینِ بنی اسرائیل کے اس لغو مطالبے کا ذکر ہے کہ آسمان سے کوئی فرشتہ کتاب پڑھتا ہوا اترے۔نیز دین کی دعوت کو پرکھنے کا اصل راستہ ذکر کیا گیا ہے۔پچھلی کتابوں میں بھی اللہ کی عبادت، نماز اور زکوٰۃ کی تعلیم دی گئی تھی کہ یہی سیدھی ملت یعنی ملتِ ابراہیم کا دین ہے۔معلوم ہوا کہ اسلام کوئی نئے احکامات یا نظامِ عبادات لے کر نہیں آیا بلکہ یہ احکامات پہلے سے چلے آ رہے ہیں اور اسلام نے ان میں کہیں کہیں کوئی درستیاں یا تبدیلیاں تجویز کی ہیں۔ آگے فرمایا کہ منکرینِ حق یقیناً دوزخ میں جا پڑیں گے اور یہ بدترین مخلوق ہیں جب کہ ایمان اور اعمالِ صالح والے لوگ یقیناً مخلوقات میں بہترین لوگ ہیں اور اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔

سورۃ زلزال ؛؛ جس میں انسان کو تنبیہہ کی گئی ہے کہ وہ روزِ حشر سے غافل نہ رہے جب زمین بری طرح ہلائی جائے گی اور وہ اپنے سارے بوجھ نکال باہر کرے گی۔اس دن لوگوں کو ان کے اعمال دکھائے جائیں گے۔جس نے ذرہ بھر بھلائی کی ہے وہ بھی دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہے وہ بھی دیکھ لے گا۔

سورۃ عادیات ؛؛ جس میں انسانوں کو ان کے برے رویوں کے بارے میں خبردار کیا گیا ہے۔ارشاد ہے کہ ہانپتے دوڑتے گھوڑے جو لوٹ مار کے لیے استعمال ہوتے ہیں یہ گواہی دیتے ہیں کہ انسان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے اور مال کی محبت میں مبتلا ہے۔قیامت کے دن انسانوں کے دلوں کے ارادے، نیتیں اور باطنی محرکات سب کھل کر سامنے آ جائیں گے۔

سورۃ قارعہ ؛ جس میں آخرت کا مضمون ہے۔ارشاد ہے اس دن لوگ پتنگوں کی طرح اڑیں گے اور پہاڑ دھنی ہوئی اون کے مانند ہو جائیں گے۔اس دن جن کے پلڑے بھاری ہوں گے وہ عیش میں ہوں گے اور جن کے پلڑے ہلکے ہوں گے ان کا ٹھکانہ دہکتی ہوئی آگ کی گہری کھائی ہے۔

سورۃ تکاثر ؛؛ جس میں دنیا کے مال اسباب کی دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کا بیان ہے کہ آدمی قبر تک اسی میں لگا رہتا ہے لیکن ان سب نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

سورۃ عصر ؛؛ جس میں اللہ پاک نے زمانے کی قسم اٹھا کر کہا ہے کہ ہر انسان ناکام ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور اعمالِ صالح اختیار کیے اور حق بات اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔

سورۃ ہُمزہ ؛؛ جس میں انسان کی کچھ اہم خرابیوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جو جہنم تک لے جاتی ہیں۔ان میں اشارہ بازی، عیب لگانا، مال جمع کرنا اور گن گن کر رکھنا شامل ہیں۔

آخری دس سورتیں ہیں

پہلی سورۃ فیل ہے جس میں یمن کے عیسائی بادشاہ کے ہاتھیوں کے ساتھ خانہ کعبہ پر دھاوے کا بیان ہے اور جس لشکر کو پرندوں کے منہوں سے پکی مٹی کی کنکریوں کے ذریعے بھس بنا کر رکھ دیا گیا تھا۔یہ سال عام الفیل کہلایا۔

سورۃ قریش ؛؛جس میں قریش کو تلقین ہے کہ جس گھر یعنی کعبہ کی تولیت انھیں حاصل ہے اس گھر کے مالک نے انھیں رزق اور امن سے نوازا ہے۔

سورۃ ماعون ؛؛جس میں قریش کے سربراہوں میں پائی جانے والی چھ معاشرتی خرابیوں کا ذکر ہے: روزِ جزا کو جھٹلانا، یتیم کو دھکے دینا، مسکین کو کھانا کھلانے کے لیے نہ ابھارنا، نمازوں کی حقیقت سے غافل ہونا، دکھاوے کی عبادت کرنا، روزمرہ استعمال کی ادنیٰ چیز کسی کو نہ دینا۔

سورۃ الکوثر ؛؛ جس میں رسول اللہ ﷺ کو قیامت کے دن حوضِ کوثر کی بشارت دی گئی ہے (کچھ مفسرین نے کوثر سے مراد خانہ کعبہ مراد لیا ہے یعنی مکہ فتح ہونے کی عظیم خوش خبری) اور کہا گیا ہے کہ اپنے رب کی نماز پڑھو اور اسی کی قربانی دو، اور ساتھ ہی یہ بھی تسلی دی گئی ہے کہ آپ کا دشمن جڑ کٹا ہے یعنی وہ بے نام و نشان رہے گا۔

سورۃ کافرون ؛؛ جس میں نبی پاک سے اعلان کرایا گیا ہے کہ اے کافرو، میں ان چیزوں کی عبادت نہ کروں گا جن کی عبادت تم کرتے ہو اور نہ کبھی تم اس (اللہ) کی عبادت کرو گے جس کی میں عبادت میں کرتا ہوں۔ تمھارے لیے تمھارا دین ہے اور میرے لیے میرا دین۔

سورۃ نصر ؛؛جس میں غلبہ حق کی بشارت ہے اور نبی کریم کو اللہ کی تسبیح بیان کرنے اور استغفار کا حکم ہے اور اپنے رب سے ملاقات کی تیاری کا اشارہ ہے۔

سورۃ لہب ؛؛جس میں اتمامِ حجت کے بعد ابولہب کی تکفیر اور اس کی بیوی (اور ہوا خواہوں) پر شدید عذاب کے نزول کا ذکر ہے۔

سورۃ اخلاص ؛؛ جس میں توحیدِ خالص کا فیصلہ کن بیان ہے کہ اللہ اکیلا اور بے نیاز ہے، نہ وہ کسی کا باپ ہے نہ بیٹا، اور نہ کوئی اس کا ہم مرتبہ ہے.

سورۃ فلق؛؛ جس میں ہر چیز کے نمودار کرنے والے رب سے پناہ طلب کی گئی ہے کہ وہ مخلوقات، چھا جانے والے اندھیرے، گرہوں پر پھونک مارنے والیوں، اور حاسدوں کے حسد کے شر سے بچائے.

آخری سورۃ الناس ہے جس میں جنوں اور انسانوں میں سے وسوسہ ڈالنے والے خناسوں کے شر سے اللہ کی پناہ چاہی گئی ہے.۔۔

اللہ پاک ہمیں قرآنِ مجید میں بیان کردہ مضامین سے عبرت اور نصیحت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

دعاگوہ؛احمد فاروق ساجد آف اوکاڑہ

فاضل علوم اسلامیہ یونیورسٹی ستیانہ بنگلہ فیصل آباد

03024685071